عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | یکم تا ۸/مارچ ۲۰۰۵ء مطابق ۱۸ تا ۲۵/محرم ۱۴۲۶ھ | شمارہ: ۹

صدقہ کی فضیلت

پاسپورٹ اور عالمی معیار

جرائم کی روک تھام

میراث کی منصفانہ تقسیم

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

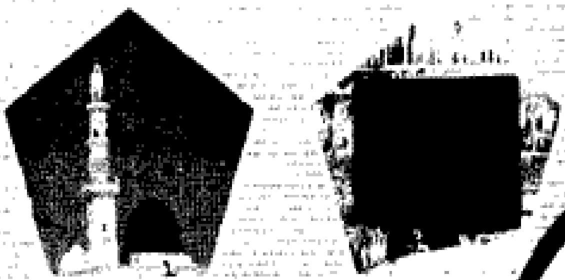

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

امام کی اقتداء میں ثناء کب تک پڑھے؟

س:...... سری نماز و جہری نماز میں مقتدی کو ثناء کیسے ادا کرنی چاہئے' یعنی سری نماز میں کب تک اور جہری نماز میں کب تک پڑھنی چاہئے؟

ج:...... جب امام قرأت شروع کردے تو ثناء چھوڑ دینی چاہئے اور سری نماز میں جب تک یہ خیال ہو کہ امام نے قرأت شروع نہیں کی ہوگی' ثناء پڑھ لے' اس کے بعد چھوڑ دے۔

مقتدی کی ثناء کے درمیان اگر امام سورۂ فاتحہ شروع کردے تو مقتدی خاموش ہو جائے:

س:...... امام کے سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے میں نے ثناء پڑھنی شروع کردی اور درمیان میں امام نے سورۂ فاتحہ شروع کردی' اس وقت بقیہ ثناء اور تعوذ وتسمیہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... جب امام قرأت شروع کردے تو ثناء پڑھنا وہیں پر بند کردے۔ تعوذ وتسمیہ قرأت کے تابع ہیں' اس لئے ان کو امام اور منفرد پڑھے' مقتدی نہیں۔ مقتدی صرف ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائے۔

امام کے ساتھ ارکان کی ادائیگی:

س:...... جماعت کی نماز کے دوران امام جب رکوع و سجود کرتا ہے تو کیا اس کے ساتھ ساتھ رکوع وسجدہ میں جایا جائے یا بعد میں جایا جائے یعنی جب امام سجدہ میں چلا جائے تب مقتدی سجدہ کرے؟

ج:...... مقتدی کا رکوع وسجدہ اور قومہ و جلسہ امام کے ساتھ ہی ہونا چاہئے بشرطیکہ مقتدی' امام کے رکن شروع کرنے کے بعد اس رکن کو شروع کرے' نیز یہ کہ امام سے آگے نکلنے کا اندیشہ نہ ہو' اگر امام کے اٹھنے بیٹھنے کی رفتار سست ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس امام کے ساتھ ہی انتقال شروع کیا تو امام سے آگے نکل جائے گا تو ایسی حالت میں تھوڑا سا توقف کرنا چاہئے۔

مقتدی تکبیر کب کہے؟

س:...... مقتدی امام کے پیچھے کس طرح نماز ادا کریں؟ امام کے منہ سے "اللہ" نکلے تو فوراً عمل شروع کردیں؟

ج:...... امام کے تکبیر شروع کرنے کے بعد آپ تکبیر کہہ سکتے ہیں' مگر اس (بات) کا خیال رکھا جائے کہ تکبیر امام سے پہلے شروع نہ کی جائے اور امام سے پہلے ختم بھی نہ کی جائے۔

مقتدی کو تکبیریں آہستہ کہنی چاہئیں:

س:...... مردوں کیلئے فرض نماز کی رکعتوں میں تکبیر اور ثناء (ظہر وعصر کے علاوہ) بآواز بلند پڑھنے کا حکم ہے' مسجد میں بھی (جماعت کے علاوہ) کیا ایسا کرنا چاہئے؟ عموماً لوگ مساجد میں فرائض بھی خاموشی سے ادا کرلیتے ہیں' کیا یہ درست ہے؟

ج:...... بلند آواز سے تکبیر امام کہتا ہے' مقتدی کو اور منفرد کو تکبیریں آہستہ کہنی چاہئیں اور ثناء تو امام بھی آہستہ پڑھے۔

مقتدی تکبیرات کتنی آواز سے کہے؟

س:...... بعض لوگ باجماعت نماز پڑھتے ہوئے امام کی تکبیروں کے ساتھ ساتھ تکبیریں کہتے ہیں اور کہتے بھی بالجہر ہیں یعنی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے دو تین اشخاص باآسانی ان کی آواز سن اور سمجھ سکتے ہیں' کیا ان کی نماز ہو جاتی ہے؟

ج:...... مقتدی کو تکبیر آہستہ کہنی چاہئے اور آہستہ کا مطلب یہ ہے کہ آواز صرف اس کے کانوں کو سنائی دے۔

ختم نبوۃ

جلد ۲۴ شمارہ ۹ ۔ ۱۸ فروری ۲۰۰۵ء مطابق ۸ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور راناؔ
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
جرائم کی روک تھام	(مولانا محمد سلمان منصور پوری)	6
ملفوظات اکابر	(مولانا قاری امیر حسن)	9
میراث کی منصفانہ تقسیم	(مولانا خورشید انور فیض آبادی)	12
پاسپورٹ اور عالمی معیار	(پروفیسر محمد شعیب گنگوہی)	15
صدقہ کی فضیلت	(مولانا کلیم اللہ قاسمی)	18
پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج ملک گیر احتجاج کی رپورٹ		22
مقدمہ اسلام اور مرزائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۶۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۵۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 الائیڈ بینک لمیٹڈ / اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک نوری جامع مسجد برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر ہفت روزہ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

قادیانیوں کو ماورائے آئین مراعات کی فراہمی بند کی جائے

عقیدۂ ختم نبوت نے اسلام کو دیگر تمام مذاہب سے ممیز و ممتاز کیا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب لگانے کیلئے ماضی میں جتنے فتنے اٹھے ان میں سے خبیث ترین فتنہ قادیانیت ہے۔ قادیانیت درحقیقت نبوت محمدیہؐ سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو تمام عمر تمام انبیائے کرام کا مجموعہ بلکہ تمام انبیاء سے بالاتر قرار دیتے رہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ قرار دے کر قادیانیوں نے اپنا راستہ مسلمانوں سے جدا کر لیا۔ قادیانی عالم اسلام کے لئے بہت بڑا خطرہ ہیں۔ موجودہ دور میں قادیانیوں نے امریکا اور یورپی ممالک کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ وہ اسلام کو ختم کرنے کی کوششوں میں ہراول دستہ کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام دشمن قوتیں قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہیں اور انہیں ہر ممکن مراعات فراہم کر رہی ہیں۔ سیاسی پناہ کے حصول کی خاطر پاکستان کو بدنام کرنا قادیانیوں کا پرانا طریقہ کار رہا ہے جس سے متاثر ہو کر دنیا کے بیشتر ترقی یافتہ ممالک نے انہیں سیاسی پناہ فراہم کی ہے۔ بیرونی ممالک کی جانب سے قادیانیوں کو سیاسی پناہ فراہم کرنے کے عوض انہیں اسلام اور پاکستان کے خلاف جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے پر اکسایا جا رہا ہے۔ امریکا اور یورپی ممالک کی شہ پاکر قادیانی پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ قادیانی پیشوا اس مقصد کے لئے اپنے پیروکاروں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے حوالے سے پاکستان کے خلاف عالمی اداروں اور بیرونی ممالک کی منفی رپورٹیں درحقیقت قادیانیوں کی کارستانی ہیں۔ قادیانیوں نے پاکستان کے خلاف عالمی سطح پر انسانی حقوق کی پامالی کا منفی پروپیگنڈا کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے عالمی سطح پر پاکستان کا وقار مجروح ہوا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں سمیت تمام اقلیتوں کو تمام آئینی حقوق بلکہ ماورائے آئین حقوق حاصل ہیں۔ اس لئے اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کے جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک قادیانیوں نے پاکستان کے وجود کو دل سے تسلیم نہیں کیا ہے بلکہ پاکستان و بھارت کو ملا کر اکھنڈ بھارت تشکیل دینا اور اس پر قادیانیوں کی حکومت قائم کرنا ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔

دوسری طرف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی قادیانی سرگرمیوں پر نظر ڈالئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سونامی سے متاثرہ افراد کو امداد کے بہانے قادیانی بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ قادیانی خود کو پاکستانی مسلمان ظاہر کر کے مختلف ممالک میں سونامی سے متاثرہ افراد کو قادیانی بننے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ عالمی اسلام دشمن قوتوں کی جانب سے مسلم ریلیف تنظیموں کو امدادی فراہمی سے روک کر قادیانیوں کو مشنری تنظیموں کے اشتراک سے سونامی سے متاثرہ خاندانوں کو ریلیف کی فراہمی پر لگایا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو قادیانیت کی طرف راغب کیا جا سکے۔

ہمارے ملک کا تو خیر سے آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ حکمران قادیانیوں کی تقریبات میں شریک ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز بیانات دے رہے ہیں۔ ملک میں مسلمانوں کو ہراساں اور بدنام کرنے اور قادیانیوں کو معاشرے کا برتر شہری ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ ملکی اخبارات کی رپورٹوں کے ذریعہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ قادیانی اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانی دہشت گردوں کی اسلحہ سمیت گرفتاری ثابت شدہ حقیقت ہے۔ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ اس کے باوجود قادیانیوں کو غیر آئینی مراعات کی فراہمی خود حکومتی کارپردازوں کے دین و ایمان کو مشکوک بنانے کا ذریعہ بن رہی ہے۔ ہم حکومت پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان قادیانیت کے نام پر نہیں بلکہ اسلام کے نام پر قائم کیا گیا تھا۔ برصغیر کے

مسلمانوں نے پاکستان نبوت محمدیہ کی عظمت' ناموس رسالتؐ کے تحفظ اور عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کے لئے بنایا تھا۔ اس لئے اس ملک میں عقیدۂ ختم نبوت یا امتناع قادیانیت کے خلاف حکمرانوں کے کسی غیر اسلامی وغیر قانونی اقدام کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نبوت کے بعد کسی اور کے جھوٹے دعویٰ نبوت کا سکہ نہیں چلنے دیا جائے گا۔ حکومت قادیانیوں کو اسلام اور ملک کا دشمن گردانتے ہوئے اپنی صفوں سے نکال باہر کرے۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کی حمایت ترک نہ کی تو مسلمانان پاکستان قادیانیوں کا بوریہ بستر گول کر دیں گے۔ قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کی تمام سازشوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا۔ حکومت مسلمانوں کو کچلنے اور قادیانیوں کو نوازنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا چھوڑ دے۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کو لگام نہ دی اور انہیں دی گئی غیر آئینی مراعات واپس نہ لیں تو قادیانیوں کو اپنے منطقی انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ملک کو سیکولر یا قادیانی اسٹیٹ بنانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کرنا نظریہ پاکستان سے غداری ہے۔ اس اقدام کا مقصد پاسپورٹ کو عالمی معیار کے مطابق ڈھالنا نہیں بلکہ قادیانیوں کو غیر آئینی وغیر قانونی مراعات کی فراہمی ہے۔ قادیانیوں کو یہ ماورائے آئین مراعات فراہم کر کے مسلمانوں کے آئینی حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ دہشت گردی میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کا ثبوت ملنے کے باوجود انہیں مراعات یافتہ طبقہ کی حیثیت دی جا رہی ہے۔ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج قادیانیوں کو تقویت پہنچانے اور ان کی آئینی ومذہبی حیثیت پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا گیا ہے۔ قادیانی گروہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دنیا بھر میں اپنے آپ کو مسلمان باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے اور حکومت پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج جیسے اقدامات کر کے قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے جبکہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطالبہ پورا کرنا حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے۔ جب دنیا بھر کے افراد فخریہ طور پر اپنے مذہب کا اظہار کرتے ہیں تو حکومت آخر مسلمانوں کو پاسپورٹ میں اپنے مذہب کے اظہار کا حق دینے سے گریزاں کیوں ہے؟ پاسپورٹ فیس ادا کرنے والے پاکستان کے مسلمان شہریوں کا یہ حق ہے کہ وہ پاسپورٹ میں اپنے مذہب کے اندراج کا مطالبہ کریں اور اسی وجہ سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی مسلمانوں کا قانونی حق ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں نے بھی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کی حمایت کی ہے۔ قادیانیوں نے ملک میں انتشار اور انارکی پھیلانے کی غرض سے حکمرانوں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اقدامات اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔ قادیانی' انتظامیہ پر اثر انداز ہو کر پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی سے روک رہے ہیں جو باعث تشویش ہے۔ لیکن ہم حکومت کو قادیانیوں کے ہاتھوں بلیک میل نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت بلاوجہ اس مسئلہ کو طول نہ دے بلکہ جلد سے جلد اس مسئلہ کو مسلمانوں کی امنگوں کے مطابق مذہب کے خانہ کی بحالی کے اعلان کی صورت میں حل کرے۔ قادیانیوں نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص سردار انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدترین گستاخی کر کے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے اور حد تو یہ کہ ان گستاخیوں کو ان کے مذہب میں عقائد کا درجہ حاصل ہے۔ ایسے گھناؤنے عقائد رکھنے والوں کو کسی صورت میں حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ ان کے حرمین شریفین میں داخلہ پر پابندی کو موثر بنانے کی ایک ہی صورت ہے کہ انہیں پاسپورٹ پر واضح طور پر قادیانی لکھا جائے اور اس کے لئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی موجودگی ازبس ضروری ہے۔ اسی وجہ سے ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ فی الفور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے اور مذہب کے خانہ کے اخراج کے مرتکب قادیانیوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔

ضروری اعلان

جلد کی تبدیلی کے بعد ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاد دہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ : خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

جرائم کی روک تھام

مولانا محمد سلمان منصورپوری

گزشتہ دنوں دہلی میں خواتین کی بے حرمتی کی دو ایسی سنگین وارداتیں پیش آئیں کہ پورے پریس میں ہاہا کار مچ گئی' ان میں سے ایک واقعہ میں صدر کے حفاظتی دستہ کے چار فوجی ملوث تھے' جب کہ دوسرا واقعہ سوئٹزرلینڈ کی ایک خاتون سفارتکار کے ساتھ پیش آیا جو ایک فلم فیسٹول میں شرکت کر کے لوٹ رہی تھی۔ ان واقعات کے رد عمل میں حسب معمول مذمتی بیانات اور احتجاجی مراسلات وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیمیں میدان میں آ گئیں' کسی نے حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا تو کسی نے پولیس پر پھبتیاں کسیں' تو کسی نے انتظامیہ کی بے حسی کا رونا رویا' الغرض جتنے منہ اتنی باتیں' اخبارات میں صفحات کے صفحات سیاہ کر دیئے گئے اور جی کھول کر قلم کی روانی دکھائی گئی مگر یہ سب زبانی جمع خرچ اور قلم کا کھیل تھا' یہ ارباب عقل و دانش جو دہلی کی سرزمین پر خواتین کی روسیاہی پر مل کر ماتم کر رہے تھے' ان میں سے کوئی بھی اس طرح کے جرائم کے اصل اسباب وعوامل کو اجاگر کرنے پر تیار نہ تھا بلکہ دانستہ اور مجرمانہ طور پر ان سے تغافل برت رہا تھا۔

اس دنیا میں کوئی کام سبب کے بغیر نہیں ہوتا' کام اچھے ہوں یا برے سب اسباب کے تابع ہیں' جیسے دن نکلتا ہے تو روشنی پھیلتی ہے' سورج ڈوبتا ہے تو فضا اندھیری ہو جاتی ہے' بارش برستی ہے تو سبزہ اگتا ہے' بارش رکتی ہے تو قحط پڑ جاتا ہے' بیج ڈالتے ہیں تو کھیتی اگتی ہے اور بیج نہیں ڈالتے تو کھیتی نہیں اگتی' اسی طرح دنیا میں اعمال خیر و شر بھی اسباب کے تحت انجام پاتے ہیں۔ دنیا میں اچھائی کا ماحول بنایا جائے گا تو اچھائیاں اگ کر آئیں گی' اور برائی کو کھلی چھوٹ ہوگی تو برائیں ہی اگیں گی' جس طرح رات میں سورج نہیں نکل سکتا' اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ماحول خرابیوں کا ہو اور اس کے نتائج اچھے نکل آئیں۔ آج سب سے پہلے اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے ملک میں ایسے حیاء سوز جرائم کے لئے ماحول سازگار ہے یا سازگار نہیں ہے؟ آج ہر صاحب نظر جانتا ہے کہ اس وقت ملکی اور عالمی ماحول اس طرح کے جرائم کے لئے اس قدر سازگار ہے کہ ایسے واقعات پیش آنا ہرگز تعجب خیز نہیں ہے' بلکہ اس حیاء سوز ماحول میں اگر ایسی وارداتیں نہ پیش آئیں تو تعجب ہونا چاہئے۔

جس معاشرہ میں خواتین ہزار فتنہ سامانیوں کے ساتھ برسر عام بے پردہ بلکہ نیم برہنہ پھرتی ہوں' جہاں فن اور ثقافت کے نام پر بے حیائی اور بدکاری کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہو اور اس کی ٹریننگ کے باضابطہ ادارے قائم ہوں' جس جگہ سینما کے پردوں پر بلیو فلمیں بلا روک ٹوک دکھائی جاتی ہوں' جہاں کی تہذیب میں رقص و سرود کی لعنت رچی بسی ہوئی ہو' جس ملک کے ٹی وی چینلوں پر حیاء سوز پروگرام دن رات چلتے رہتے ہوں اور جہاں قدم قدم پر فحش تحریریں سستی سے سستی قیمت پر مہیا ہوں تو ایسی جگہ اگر خواتین کی بے حرمتی نہیں ہوگی تو آخر اور کیا ہوگا؟ کیا اس ماحول میں پروان چڑھنے والے نوجوانوں سے آپ عفت مآبی کی امید رکھ سکتے ہیں؟ وہ شخص عقل وخرد سے محروم ہی ہوگا جو اس ماحول میں شرم وحیاء اور عفت وعصمت کے تحفظ کی خوش فہمی میں مبتلا ہو' اس لئے آج بزعم خود دانشور موجودہ سنگین وارداتوں پر قلم کی جولانیاں دکھا رہے ہیں' انہیں اولاً ان اسباب کا جائزہ لینا چاہئے جو در اصل ایسی وارداتوں کے پیش آنے کے محرک بنتے ہیں۔

برائی کے سوراخوں کو بند کریں:

برائی پر اگر واقعتا باندھنا ہے تو اس کے سوراخ کو بند کرنا ضروری ہے' سوراخ کھلا رہے اور برائی خود اپنی جگہ بناتی رہے تو اوپر سے روک ٹوک کرنے سے وہ برائی ہرگز بند نہیں ہو سکتی۔ برائی

پرسزا کا قانون بھی اس وقت تک موثر نہیں ہوسکتا جب تک کہ پہلے اس برائی کو مٹانے کے لئے ماحول کو پابند نہ بنالیا جائے۔ آج دنیا میں جو برائیاں پھیل رہی ہیں اور تعزیری قانون سب بے اثر ہوتے جارہے ہیں' اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ برائیوں کا سوراخ بند کئے بغیر محض قانون کا سہارا لینے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ برائیوں کو ختم کرنے کا دم بھرنے والے لوگ برائی کو ختم کرنے میں مخلص نہیں ہیں بلکہ خود ان کی زندگی برائیوں میں لت پت ہے' اسی لئے وہ برائی کو مٹانے کے اصل اسباب اختیار کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔

اسلام کا حکیمانہ نظام:

اس کے برخلاف اسلام نے اپنے دین فطرت ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اس معاملہ میں جو نظام پیش کیا ہے وہ فطری اصولوں کے عین مطابق ہے' اسلام محض زبانی جمع خرچ اور شور مچانے پر یقین نہیں رکھتا بلکہ وہ انسانی معاشرہ کی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے اولاً اسے اخلاقی تعلیم کے ذریعہ امن وامان کے اصولوں کا پابند بنانے پر زور دیتا ہے' جرائم پر روک ٹوک کے سلسلہ میں اسلام کی اصولی تعلیم یہ ہے:

"آپ فرمادیجئے: میرے رب نے حرام کیا ہے صرف بے حیائی کی باتوں کو جوان میں کھلی ہوئی ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق کی زیادتی کو۔" (الاعراف:۳۳)

پھر بے حیائی پر بند باندھنے کے لئے اس نے یہ تعلیم دی ہے:

الف:...... اجنبی مرد وعورت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ (النور:۳۰'۳۱)

ب:...... عورتیں بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں اور جب نکلنا ہو تو پردہ کے ساتھ نکلیں' زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح بے حیائی اور بے غیرتی کے ساتھ نہ نکلیں۔ (الاحزاب:۳۳)

ج:...... عورتیں اجنبی مردوں سے پردہ کریں۔ (الاحزاب:۵۳)

د:...... کوئی عورت کسی اجنبی کے ساتھ تنہائی میں جمع نہ ہو۔ (مشکوٰۃ)

ہ:...... کوئی عورت اپنی زینت کی جگہیں اجنبیوں کو نہ دکھائے۔ (النور:۳۱)

و:...... کوئی عورت کسی اجنبی مرد سے نرمی سے بات چیت نہ کرے۔ (الاحزاب:۳۲)

ز:...... نکاح کے قابل ہوتے ہی مناسب رشتہ ملنے پر لڑکے' لڑکیوں کا جلد از جلد نکاح کردیا جائے۔ (مشکوٰۃ)

ح:...... نکاح کے عمل کو آسان سے آسان بنایا جائے' اسے غیر ضروری رسومات وتکلفات سے مشکل نہ بنایا جائے۔ (مشکوٰۃ)

اسلام' مذکورہ بالا تعلیمات پر سختی سے کاربند رہنے پر زور دیتا ہے' اور اسلامی حکومت کو مکلف کرتا ہے کہ وہ بزور طاقت ان اصولوں پر معاشرہ سے عمل کرائے۔ کوئی مرد وعورت اگر ان اصولوں کی خلاف ورزی کرتا نظر آئے تو اسے سرزنش کی جائے اور اگر بات حد سے آگے بڑھ جائے اور خدانخواستہ کھلی ہوئی بے حیائی یعنی زنا کا صدور اور اس کا شرعی ثبوت بھی ہوجائے تو اب اسلامی حکومت پر لازم ہے کہ وہ ان مجرموں پر اللہ کی مقرر کردہ سزا جاری کرے اور وہ سزا یہ ہے کہ اگر مجرم کنوارا ہے تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں اور اگر وہ شادی شدہ ہے تو پتھروں سے برسرعام مار مار کر اسے ہلاک کردیا جائے' جسے شریعت کی اصطلاح میں "رجم" کہا جاتا ہے' اور اس طرح کی سزاؤں (حدود) میں رورعایت کا کوئی خانہ نہیں ہے' یعنی کسی حاکم کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ رحم کھا کر کسی مجرم کی سزا معاف کردے' بلکہ جب جرم ثابت ہوجائے گا تو مجرم لاکھ توبہ یا منت سماجت کرے' بہرحال اس پر سزا جاری ہوگی۔ ارشاد خداوندی ہے:

"بدکار عورت اور مرد' سو مارو ہر ایک کو دونوں میں سے سو سو درے' اور نہ آوے تم کو ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں' اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر' اور دیکھیں ان کا مارنا کچھ لوگ مسلمان۔" (النور:۲)

ظاہر ہے کہ اتنی سخت پابندیوں اور عبرتناک سزا کے ہوتے ہوئے معاشرہ میں بے حیائی کے پنپنے کا امکان بہت ہی معمولی درجہ میں رہ جاتا ہے' اسی طرح کا معاملہ اسلام کی مقرر کردہ دیگر حدود میں بھی ہے' ڈکیتی' قتل' چوری' شراب نوشی اور تہمت زنا پر شریعت نے ایسی ناقابل معافی سزائیں مقرر کی ہیں جو ان جرائم کی بنیادوں کو مٹانے کے لئے نہایت موثر ہیں اور دنیا کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب اور جہاں یہ اصولی اور فطری قوانین روبہ عمل لائے گئے وہ علاقہ امن وامان کے اعتبار سے جنت نظیر بن گیا اور وہاں عافیت اور اطمینان وسکون کے ایسے

منا ظر دیکھنے میں آئے کہ دیکھنے والوں نے حیرت سے دانتوں تلے انگلیاں دبالیں۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ اسلامی نظام کی باتیں تو دور اول کے ساتھ خاص تھیں اور اب یہ چیزیں قصہ پارینہ بن چکی ہیں اور موجودہ نام نہاد مہذب زمانہ میں انہیں نافذ کرنا ممکن نہیں ہے لیکن دنیا نے دیکھا کہ چند سال قبل افغانستان میں چند خرقہ پوش ''طالبان'' کی صورت میں روئے زمین پر خالق ارض وسماء کا مقرر کردہ نظام نافذ کرنے کے نعرہ کو لے کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے پانچ سالہ دور حکومت میں افغانستان میں جرائم سے پاک ایسا معاشرہ وجود میں لا کر یہ ثابت کردکھایا کہ اب بھی روئے زمین پر نظام مصطفیٰ کامیابی کے ساتھ قائم کرنا نہ صرف ممکن بلکہ ناگزیر ہے اور اس نظام کے بغیر دنیا سے جرائم کے خاتمہ کی تمنا کرنا محض فضول اور جھوٹی خوش فہمی ہے۔

اسلام ہی نجات دہندہ ہے:

اسلامی نظام ہی انسانیت کو جرائم سے نجات دے سکتا ہے' اس کے علاوہ کوئی نظام نہ تو کامیاب ہوا ہے اور نہ ہو سکے گا' جو ممالک اپنے آپ کو امن و امان اور تہذیب وانسانیت کا نمونہ اور آئیڈیل قرار دیتے ہیں' وہ ممالک آج بدترین اور شرمناک جرائم کے عظیم اڈوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ یورپ جہاں ہر قسم کی جنسی تسکین کی سہولتیں برسرعام موجود ہیں (حتی کہ اب تو ہم جنس تک کو قانونی حیثیت حاصل ہوگئی ہے) وہاں روز جبری عصمت دری اور خواتین کی برسرعام بے حرمتی کے ہزاروں واقعات پیش آتے ہیں' کسی نے سوچا کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ وہاں ان جرائم پر مقررہ سزائیں اور جرائم کی روک تھام کرنے والے ادارے ایسی وارداتوں پر بند باندھنے میں آخر کیوں ناکام ہیں؟ جواب روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دراصل جرائم روکنے کے حقیقی اسباب کو ختم کرنے پر توجہ نہیں دی گئی بلکہ صرف معمولی سزا مقرر کرکے لکیر پیٹی جارہی ہے (اور اس سزا کا حال بھی یہ ہے کہ شاید ہی گرفتاری کے بعد دو تین فیصد مجرم سزایاب ہو پاتے ہوں' ورنہ بے جا سفارشات' رشوتیں اور دھمکیاں سزا کے نفاذ سے قبل ہی سزا کو بے اثر بنادیتی ہیں)۔

بے حیائی بہرحال جرم ہے:

واضح رہے کہ عصمت دری پر تو اسی وقت باندھ باندھا جاسکے گا جب کہ ہر اجنبی مرد وعورت کے میل جول پر پابندی لگے اور اس میں دوست اور غیر دوست کا کوئی فرق روا نہ رکھا جائے۔ اس لئے کہ بے حیائی تو بہرحال بے حیائی ہے خواہ وہ آشنا کے ساتھ ہو یا غیر آشنا کے' جب تک دونوں کو یکساں جرم نہیں سمجھا جائے گا اس وقت تک یہ جرم دنیا سے مٹ نہیں سکتا' جدید تہذیب کی یہ عجیب الٹی منطق ہے کہ اس نے رضا مندی کے ساتھ بے حیائی کو تو جائز رکھا ہے اور زبردستی والی بے حیائی پر شور مچایا جاتا ہے گویا کہ اس نے عورت کو بھی محض ذلیل مال واسباب کے درجہ میں رکھ دیا ہے کہ خوشی کے ساتھ جو چاہے اس سے نفع اٹھائے' جب کہ اسلام ہر طرح کی بے حیائی کے خلاف ہے خواہ وہ رضامندی سے ہو یا جبر سے اور اس نے دونوں کی سزا یکساں مقرر کی ہے۔ اس لئے کہ اسلام کی نظر میں عورت کوئی مال واسباب نہیں بلکہ وہ انسان کی پیدائش کا ذریعہ ہے' اس کے تقدس اور حرمت کے پیش نظر اس کے ساتھ کسی طرح کی بھی بے حیائی روا نہیں رکھی گئی' اس سے کسی کو نفع اٹھانا ہے تو حیاء کے دائرہ میں رہ کر ہی انتفاع کی اجازت ہے' اس کے بغیر جو اس کی حرمت کو پامال کرنے کی کوشش کرے گا وہ سخت ترین اور عبرتناک سزا کا مستحق ہو جائے گا۔ اسلام کی نظر میں جو شخص اجنبی عورت کی بے حیائی کا مرتکب پایا جائے تو اس جیسے جرائم کو روکنے کے لئے دردناک اور ناقابل معافی سزا علی الاعلان دینا بھی لازم ہے' یعنی بدکاروں کو جو بھی سزا ملے وہ برسرعام ملنی چاہئے' محض جیل بھیجنا کوئی موثر سزا نہیں ہے' نیز سزا دینے میں کسی طرح کی کوئی رو رعایت نہیں ہونی چاہئے' کیونکہ اگر رعایت برتی جائے گی تو پھر وہ سزا بے اثر ہو کر رہ جائے گی۔

اس تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ اسلام اور صرف اسلام ہی انسانیت کو ہولناک جرائم کی جہنم سے نجات دلا سکتا ہے' اور عورت کو اگر واقعی عزت اور سربلندی مطلوب ہے تو اس کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اپنی ذات پر اسلام کی پابندیوں کو نافذ کرے' ورنہ وہ ذلت کے غار میں اسی طرح گرتی رہے گی اور ہوس پرست مرد اس کی عزت وناموس سے کھیلتے ہوئے اس کا بدترین استحصال کرتے رہیں گے۔ عورت کے لئے جائے امان بس اسلامی تعلیمات ہیں' ان کے بغیر عورت کو عزت کا مقام ہرگز میسر نہیں آسکتا۔

آیئے مطالبہ کریں:

اس لئے آج جو دانشور دہلی کے شرمناک واقعات پر آنسو بہا رہے ہیں وہ اگر واقعی مخلص ہیں تو انہیں سنجیدگی سے اصل صورتحال کا جائزہ لینا ہوگا اور جرائم کی روک تھام کے جو اصل اور واقعی راستے ہیں انہیں اپنانے پر زور دینا ہوگا۔ مثلاً وہ اگر خواتین کی بے حرمتی پر بند باندھنا چاہتے ہیں تو انہیں مطالبہ کرنا چاہئے کہ:

۱:......خواتین کے بے پردہ پھرنے پر قانوناً پابندی لگائی جائے۔

۲:......فنون لطیفہ کی تعلیم کے نام پر خواتین کو بے غیرت بنانے کا عمل قطعاً بند کیا جائے۔

باقی صفحہ 21 پر

ملفوظات اکابر

مولانا قاری امیر حسن

وقت کی اہمیت:

وقت عمر کی آری ہے اور سانس اس کے دندانے ہیں' جس طرح آری درخت کو کاٹتی ہے' اسی طرح وقت بھی عمر کو کاٹتا جا رہا ہے اور آری کے دندانے مثل وقت کے ہیں کہ جس طرح آری کے دندانے درخت کو آہستہ آہستہ کاٹتے ہیں' اسی طرح وقت بھی عمر کے حصے کو ختم کرتا چلا جا رہا ہے' جیسے خواجہ صاحب فرماتے ہیں:

ہو رہی ہے عمر مثل برف کم
چپکے چپکے رفتہ رفتہ دم بدم
سانس ہے ایک رہرو ملک عدم
دفعتاً ایک روز یہ جائے گا تھم

تحدیث نعمت بھی ضروری ہے:

جب اللہ تعالیٰ نعمتیں دیتے ہیں تو اس کو دیکھنا بھی چاہتے ہیں' اس لئے چاہئے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے گنجائش دے رکھی ہے' گنجائش کے مطابق اچھا کھائے اچھا پہنے لیکن تکبر کی نیت سے نہیں بلکہ بطور شکر کے نعمتوں کو استعمال کرے' یہ نیت ہو کہ لوگ سائل و محتاج نہ سمجھیں بلکہ لوگ صاحب گنجائش سمجھ کر سوال کریں' مثلاً کوئی وزیر کسی کو کپڑا دے' اس کے باوجود پھٹا پھر رہا ہے تو وزیر کو کس قدر ناگواری ہوگی۔

تین ضدیں مشہور ہیں:

میں کہا کرتا ہوں کہ تین ضدیں مشہور ہیں:

(۱) بالک ہٹ' (۲) تریاہٹ' (۳) راج ہٹ' یعنی بچہ اگر ضدی ہو تو ناک میں دم کر کے رکھ دے گا۔ اس لئے حکماء نے لکھا ہے کہ بچہ اگر کوئی چیز مانگے' اگر دینے کی ہو تو پہلی مرتبہ دیدے' مگر یہ نہ کریں کہ تین چار مرتبہ ضد کرے' تب دے' اس سے بچہ ضدی ہو جاتا ہے۔ بچوں کے ضد کی بیماری بچپن ہی سے شروع ہوتی ہے۔ دوسرے تریاہٹ یعنی اگر بیوی ضدی مل جائے تو پریشان کر کے رکھ دے گی' وقت سے پہلے ہی بڑھاپا آ جائے گا' تیسرا راج ہٹ' بادشاہوں کی ضد کہ جان سے مار ڈالے' سلطنت تہہ و بالا کر ڈالے۔

ہمت سے کام لے:

انسان جب یہ ہمت کرے گا کہ امام محمد رحمہ اللہ کی تمام کتابوں کو حفظ کرے تو تھوڑا سا علم میں چلے گا' علم اپنا ایک حصہ بھی نہیں دیتا' جب تک کہ انسان اپنا سب کچھ نہ لگا دے۔ امام محمدؒ کی نو سو ننانوے کتابیں مشہور ہیں اور بعض کتابیں تیس تیس جلدوں میں ہیں۔ اسی طرح تصوف میں بھی جب انسان ہمت کرے گا' سب سے بڑی چیز اس راہ میں ہمت ہے' ہمت نہ ہارے' لگا رہے' اسی کو خواجہ صاحب پڑھا کرتے تھے:

نہ چت کر سکے نفس کے پہلوان کو
تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی
کبھی وہ دبا لے کبھی تو دبا لے

قرآن کریم کے حسن و جمال کی کوئی حد نہیں:

قرآن کریم کے حسن و جمال کی کوئی حد نہیں' کوئی یہ سمجھے بس میں اچھا پڑھنے لگ گیا' جیسے استسقاء کا مریض ہوتا ہے کہ پورے دریا کا پانی بھی پی لے' تب بھی پیاس نہیں بجھتی' ایسے ہی قرآن کریم کی یاد اور حسن و جمال کی کوئی حد نہیں۔ اسی کو شیخ سعدیؒ نے فرمایا:

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

یعنی نہ اس کے حسن کی انتہا ہے نہ سعدی کے کلام کا اختتام ہے' استسقاء کا مریض پیاسا مر جاتا ہے اور دریا باقی رہ جاتا ہے۔

حافظ کے لئے دوام تلاوت ضروری ہے:

ہمارے حضرت حافظ عبدالعزیز رحمہ اللہ امروہی جو حضرت والا ہردوئی (حضرت مولانا ابرار الحق صاحب خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت تھانویؒ) کے استاذ تھے فرمایا کرتے تھے کہ انسان قرآن کریم ختم کرتا ہے دو سال تین سال میں لیکن حافظ بنتا ہے دس سال میں بشرطیکہ لگا رہے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ سردی ہو گرمی ہو' برسات ہو' تین پارہ روزانہ پڑھنے کا معمول

ہے' کبھی ناغہ نہ ہوتا اور اگر کبھی ناغہ ہوگیا تو آئندہ دوسرے دن پڑھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی نئی چیز زبان سے نکال رہا ہوں۔

زمانہ طالب علمی میں مجاہدہ:

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمہ اللہ (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ کے والد ماجد) ایک ساتھ تین کام کرتے تھے: زبان سے قرآن شریف کی تلاوت کرتے تھے' ہاتھ سے کتابوں کا بنڈل باندھتے تھے اور طلباء کو پڑھاتے بھی تھے' لیکن جو طالب علم مطالعہ کرکے' خود حل کرکے لے جاتے' حضرت مولانا سن لیتے' جو غلطی ہوتی بتادیتے' صحیح ہوتی تو ہاں کہہ دیتے' آج کل طلبا ایسے ہیں کہ نہ مطالعہ کریں' نہ عبارت پڑھیں' نہ سمجھیں' استاد ہی مطالعہ کرے' استاد ہی عبارت پڑھے' استاد ہی سمجھائے' یہ بت کی طرح بیٹھیں' اکثر یہی حالت ہے۔

حضرت شیخ (مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ) چھ ماہ تک مدرسہ کے احاطہ سے باہر نہیں نکلے (دوران طالب علمی)' ساری عمر علاوہ ایک دو مرتبہ کے گھر (کاندھلہ) گئے ہی نہیں بلکہ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب خود ان کی والدہ کو لاکر ملاقات کرادیتے' حالانکہ کاندھلہ جو ضلع مظفر نگر میں ہے' قریب تھا۔

نگرانی کا اہتمام:

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد صاحب نے سترہ سال کی عمر تک سخت مجرم قیدیوں کی طرح نگرانی کی' بحمد اللہ تعالیٰ نے اس پر عمل کی توفیق دی' اس کا پھل دنیا ہی میں کھا رہا ہوں اور (یہ فرماکر) روتے تھے۔

روزانہ ایک ختم کا معمول:

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے والد مولانا محمد یحییٰ صاحبؒ جب حافظ ہوئے تھے تو ان کے والد مولانا محمد اسماعیل صاحبؒ نے ان سے کہا تھا کہ جب تک ایک قرآن کریم ختم نہیں کرلو گے کھانا نہیں ملے گا۔ چنانچہ آٹھ گھنٹے میں ایک قرآن کریم ختم کرلیتے' پھر کھانا کھاتے اور یہ سلسلہ چھ ماہ تک چلتا رہا' لہٰذا حضرت شیخ تراویح میں قرآن شریف سناتے تھے تو ایک پارہ کو پہلے تین مرتبہ پڑھتے پھر تراویح میں کھڑے ہوتے۔

غالب محبت اللہ تعالیٰ ہی کی ہونی چاہئے:

علماء نے لکھا ہے کہ بیوی' بچوں سے اتنی محبت ضروری ہے کہ ان کے حقوق میں کوئی کوتاہی نہ ہو' ان کے حقوق کو ادا کرسکے لیکن غالب محبت اللہ تعالیٰ ہی کی ہونی چاہئے۔ کراچی سے ایک رسالہ شائع ہوتا ہے اس میں ایک واقعہ لکھا تھا کہ ریاض میں ایک صاحب رہتے تھے' ان کے دوست جدہ میں رہتے تھے تو ریاض والے دوست سے ان کی بیوی' بچوں نے ٹی وی کی فرمائش کی' بیوی کی محبت غالب آگئی اور ٹی وی خرید لیا' کچھ عرصہ کے بعد ان کا انتقال ہوگیا تو جدہ والے دوست نے خواب میں دیکھا کہ ریاض والا دوست عذاب قبر میں مبتلا ہے اور کہہ رہا ہے کہ خدا کے واسطے میری مدد کرو' ٹی وی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوں' کیونکہ میں لایا تھا اور بال بچے مزے اڑا رہے ہیں' تو جدہ والا دوست ریاض آیا اور اس نے ان کے گھر جاکر پورا واقعہ بیان کیا' بڑا لڑکا اٹھا اور ٹی وی اٹھا کر پھینک دیا اور کوڑے دان میں ڈال دیا' تو یہ عذاب گھر والوں کی محبت کے غالب ہونے کی وجہ سے ہوا۔

گھر میں آنے کے آداب:

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ آج کل بہت سے لوگوں کے اندر یہ مرض بڑھتا جارہا ہے کہ گھروں میں جب جاتے ہیں تو آواز دے کر نہیں جاتے' جب گھر میں جائے سلام کرکے جائے یا کم از کم کھنکار کے جائے تاکہ معلوم ہوجائے کہ بھائی ہے' باپ ہے' یا شوہر ہے' گھر میں ماں' بہن' بیوی کیوں نہ ہو' معلوم نہیں کون کس حال میں ہو یا ممکن ہے کہ پڑوس کی کوئی عورت آئی ہو جس سے بدنگاہی کی نوبت آجائے۔

اتباع سنت سے دارین کے فائدے حاصل ہوتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ جب گھر میں جائے تو سلام کرکے جائے چاہے دس مرتبہ کیوں نہ جائے اس سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے آخرت کا فائدہ تو یہ ہوگا کہ اجر ملے گا اور علی الفور دو فائدے ہوں گے: ایک یہ کہ آپس میں بیوی' بچوں سے محبت بڑھے گی' دوسرے یہ کہ گھر میں برکت ہوگی' برکت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پانچ کے دس ہوجائیں' برکت کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑے پیسے میں اللہ تعالیٰ کام زیادہ بنادیں۔

طلبہ کے لئے قیمتی نصیحت:

علم کا راستہ بہت نازک ہوتا ہے۔ استاذ کا ادب اور کتابوں کا ادب ضروری ہے۔ حضرت امام ابو یوسفؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں استاذ سے ایسے ڈرتا ہوں جیسے بادشاہ سے۔ چنانچہ بہت سے لوگ مشکوٰۃ شریف پڑھ کر اور ۲۶/۲۷ پارے حفظ کرکے رہ گئے' اس طالب علم کو چاہئے کہ استاذ کی بہت قدر کرے' اگر استاذ بھی ٹھیک مل گیا' والدین بھی چاہ رہے ہیں' صحت بھی ٹھیک ہے' تو اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑے۔

خدمت کیمیا ہے:

استاذ کی' مرشد کی' والدین کی صحیح خدمت نہ کرنے کی وجہ سے لوگ محروم رہ جاتے ہیں' خدمت پر ہمارے استاذ مولانا اسعد اللہ صاحب کا یہ شعر ہے:

اپنے دل پر نقش کرلو جان من

کیمیا ہے خدمت آموز گار

آموزگار آموختن سے اسم فاعل ہے بمعنی سکھانے والا یعنی اگر انسان خدمت کرتا ہے تو ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسے کیمیا تانبا میں لگانے سے سونا بن جاتا ہے ایسے ہی انسان خدمت کرنے سے محبوب بن جاتا ہے۔ حضرت رائے پوریؒ فرمایا کرتے تھے:

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود رادید او محروم شد

جس نے خدمت کی وہ مخدوم بن گیا' جس نے اپنے کو دیکھا کہ میں ایسا ہوں' ویسا ہوں تو وہ محروم ہو جاتا ہے۔

خدمت کی وجہ سے آدمی محبوب بن جاتا ہے:

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ جب رائے پور حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت کا سب سے مقرب کون ہے؟ چنانچہ ان کی خدمت کرنا شروع کر دی' ایک وقت ایسا آیا کہ حضرتؒ نے اپنے تمام سامان کا ان کو مالک بنا دیا تھا' یہاں تک کہ کرتا وغیرہ سب ان کو دے دیا اور کہا کہ اب تم سے مانگ کر پہنا کروں گا' یہ کیا چیز تھی؟ انسان خدمت کی وجہ سے محبوب بن جاتا ہے۔

اولاد کی تربیت میں ماں کا بڑا دخل ہے:

یہاں پر ایک مدرس تھے' کئی ہزار حدیثیں ان کو یاد تھیں' وہ کہتے تھے کہ میں نے کافیہ والدہ سے پڑھا ہے' اندازہ لگایئے کہ وہ ماں کتنی قابل ہوں گی؟ کافیہ کی کتنی شروحات لکھی گئیں لیکن پھر بھی تشنگی باقی رہ جاتی ہے۔ ایسی کتاب اپنی والدہ سے پڑھنا' آج کل کے زمانے میں ایسی عورتوں کا ملنا مشکل ہے' تربیت اس طرح فرمائی کہ جب وہ پڑھتے تو جا کر دھوپ میں بیٹھ جاتے' جب بدن گرم ہو جاتا تو کہتے کہ اماں آج سبق نہیں پڑھوں گا' اس لئے کہ بخار ہے' تو والدہ لے جا کر کمرے میں بند کر دیتیں' تھوڑی دیر کے بعد جب بدن ٹھنڈا ہو جاتا تو پٹائی کرتیں کہ نالائق! پڑھنے سے جی چراتا ہے۔ آج کل ہم لوگ لاڈ پیار میں اولاد کو کھو دیتے ہیں۔

کعبہ شریف پر نظر پڑے تو کیا دعا کرنا چاہئے:

مکہ شریف میں ایک بزرگ تھے انہوں نے فرمایا کعبہ شریف پر جب پہلی نظر پڑے تو دعا قبول ہوتی ہے' بتاؤ کیا دعا کرنا چاہئے؟ پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ مستجاب الدعوات ہونے کی دعا کرنی چاہئے' اس لئے کہ جب دعا قبول ہونے لگے گی تو سارے کام بن جائیں گے۔

مسجد میں لغویات نہیں کرنا چاہئے:

فرمایا کہ مسجد میں لوگ آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور لغو بات میں لگ جاتے ہیں' حالانکہ تلاوت میں لگنا چاہئے۔ چنانچہ حرم شریف میں لاکھوں لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں اور آتے ہی تلاوت میں لگ جاتے ہیں' جگہ جگہ قرآن شریف رکھے ہوتے ہیں' اس لئے کہ انسان جب دنیا سے چلا جائے گا تو جنت میں کسی چیز کی حسرت نہ ہوگی' ہر شخص اپنی حالت میں مگن ہوگا' البتہ جو وقت و سانس خالی گزر گئی ہوگی اس کے بارے میں حسرت کرے گا کہ کاش! سبحان اللہ پڑھ لیا ہوتا' آج سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا چاہیں تو موقع ہے' کل آنکھ بند ہونے کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا چاہیں گے تو نہیں پڑھ سکیں گے:

جنت آنکہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

ترجمہ: جنت ایسی جگہ ہے کہ کوئی تکلیف نہیں' ہر شخص راحت میں ہے' کسی کو کسی سے کوئی کام نہیں یعنی ہر شخص آزاد ہے۔

☆☆.........☆☆

بقیہ: جرائم کی روک تھام

۳:...... کالجوں میں لڑکے لڑکیوں کی مخلوط تعلیم قطعاً بند کر دی جائے۔

۴:...... تمام سینما ہالوں اور ٹی وی چینلوں پر فحش مناظر کی نمائش قابل سزا جرم قرار دی جائے۔

۵:...... بدکاری کے تمام اڈوں (خواہ وہ ریڈ لائٹ اور تفریحی مقامات ہوں یا فائیو اسٹار ہوٹل) پر فی الفور تالے ڈالے جائیں۔

۶:...... اشتہارات وغیرہ میں خواتین کی برہنہ اور ہیجان انگیز تصاویر کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے۔

۷:...... اخبارات و رسائل وغیرہ میں فحش اور شہوت انگیز مواد کی اشاعت پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

یہی وہ اصل مطالبات ہیں جو بے حیائی سے متعلق جرائم کی روک تھام کے لئے ناگزیر ہیں۔ اگر انہیں قبول کر کے ان پر عمل درآمد کیا جائے تو مذکورہ شرمناک وارداتوں میں واقعتاً کمی آ جائے گی' لیکن اگر یہ بے حیائی کی سرگرمیاں بدستور جاری رہیں اور بے غیرتی کے اسباب میں کوئی کمی نہ آئے تو محض شور مچانے اور آرٹیکل اور مضامین لکھنے سے ان وارداتوں پر نہ روک لگی ہے اور نہ لگ سکتی ہے۔ بہر حال ہم تو ارباب حل وعقد سے یہی گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے اردگرد کے حالات پر نظر رکھیں اور اپنی مستورات کے تحفظ کے لئے عملی تدابیر خود اختیار کریں ورنہ جو واقعات دہلی میں پیش آئے ہیں یہ اسی طرح برابر دہرائے جاتے رہیں گے اور ملک کی کوئی خاتون ان جرائم پیشہ جنونی افراد سے محفوظ نہ رہ پائے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو فکر صحیح اور عقل سلیم سے نوازے۔ آمین۔

☆☆

میراث کی منصفانہ تقسیم

مولانا خورشید انور فیض آبادی

سب سے اچھا فارمولا:

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ سماج کو امن و شانتی اور شرافت کا گہوارہ بنانے کے لئے سب سے زیادہ مفید و مؤثر نسخہ کارخانۂ کائنات کے اسی مالک حقیقی کے پاس ہے' جس کی حکیمانہ کاری گری سے انسان پردۂ عدم سے صفحۂ ہستی پر نمودار ہوا کیونکہ وہی جانتا ہے کہ انسانی حقوق کیا ہیں؟ اور کس انسان کے لئے کیا چیز مفید ہے؟ اور کیا نقصان دہ ہے؟ وہی جانتا ہے کہ فسق و فجور اور فحاشی و عیاشی' ظلم و زیادتی اور قتل و غارت گری سے دم توڑتی ہوئی انسانیت کا درماں کیا ہے؟ وہی جانتا ہے کہ طبقاتی کشمکش' علاقائی عصبیت' فرقہ وارانہ منافرت کے زخموں سے چور انسانیت کا علاج کیا ہے؟ وہی جانتا ہے کہ شراب خوری' سود خوری' قمار بازی' رشوت کی گرم بازاری' سیم و زر کی غیر محدود حرص و لالچ اور خواہشات نفسانیہ کی منحوس غلامی کے زہر ہلاہل سے نڈھال و نیم جاں انسانیت کی چیختی تڑپتی روح کا تریاق کیا ہے؟ وہی جانتا ہے کہ انسان کی صالح فطرت کی توانائی و طاقت کے لئے کیسی فکر و سوچ اور کیسے اعمال درکار ہیں؟ اس لئے تہذیب و تمدن کو شرف و مجد اور کمالات انسانی کا پر امن گہوارہ بنانے کے لئے سب سے زیادہ کارآمد فارمولا اسی مالک بحر و بر اور خالق خیر و شر کا بنایا ہوا فارمولا ہو سکتا ہے' جو انسانیت کا خالق اور انسانی ضرورت و فطرت کا سب سے بڑا دانا و بینا ہے۔ الا یعلم من خلق' وھو اللطیف الخبیر یہی وجہ ہے کہ اس نے دو ٹوک لفظوں میں اعلان کر دیا کہ میرے بھیجے ہوئے نظام زندگی اور دستور حیات کے سوا کسی بھی قانون اور مذہب کی پذیرائی میری بارگاہ میں ہرگز نہیں ہوگی۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین.

احکام کے ساتھ سوتیلا پن:

اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان یقیناً مذہب اسلام کے نام لیواؤں کے لئے عظیم ولازوال خوشخبری ہے لیکن جو لوگ اسلام کی صداقت و حقانیت کا دم بھرنے کے باوجود احکام اسلام میں من مانی تفریق و امتیاز کرتے ہیں' بارگاہ ایزدی میں ان کا شمار اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں نہیں ہے بلکہ وہ شیطان لعین کے پیروکار ہیں' اسلام کی تعلیمات میں تفریق عملی ہو یا اعتقادی' خطرہ کی گھنٹی ہے' کیونکہ اس کا منشاء و مبدأ اتباع ہوا یعنی خواہشات کی غلامی' اور اس کا انجام و منتہیٰ معاشرہ کی بربادی ہے جو مذہب اسلام کی دلکش پیشانی کو داغدار کرنے کی کوشش ہے' بلکہ اعتقادی تفریق تو یہودی فکر "نؤمن ببعض و نکفر ببعض" کی تقلید ہے' اس فکر کے حاملین کو قرآن حکیم کھلے لفظوں میں "ولئک ھم الکافرون حقا" کہہ کر مومنین کی جماعت سے قطعاً خارج کر چکا ہے' ہمارے سماج میں اگر چہ ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اپنی فکر کے مقابلے میں بہت سی مذہبی فکروں کو یہ کہہ کر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ "میں اس کو نہیں مانتا" لیکن اس وقت ہمارے سامنے امت مرحومہ کا وہ طبقہ ہے جو فکر و اعتقاد میں اگر چہ سلامت روی کا مظاہرہ کرتا ہے لیکن دنیاوی مفادات یا کسل و لاپرواہی کی بنیاد پر احکام و فرائض میں عملاً تفریق کرتا ہے۔ مسلم سوسائٹی کا جائزہ لینے والوں کو خوب معلوم ہے کہ اس سوسائٹی میں خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو ایک فرض کی بجا آوری میں مستعد ہیں لیکن دوسرے فرض سے بالکل ناآشنا اور بے خبر ہیں' مثلاً نماز پڑھتے ہیں' زکوٰۃ نہیں دیتے اور استطاعت کے باوجود فریضہ حج کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں' یا نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں لیکن قرض کی ادائیگی سے جان چراتے ہیں' اہل و عیال اور پڑوسیوں کے حقوق کو پامال کرتے رہتے ہیں۔ یہ تفریق قرآن کریم کی نظر میں شیطان کی پیروی اور نفس کی غلامی ہے' ایسے مسلمانوں کو قرآن کریم "بلا امتیاز تمام اسلامی احکام پر عمل پیرا ہونے" کی تاکید کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اے ایمان والو! پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو' یقیناً وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔"

آج مسلم معاشرہ میں جن احکام کے ساتھ امتیاز سوتیلا پن برتا جا رہا ہے' ان کی طویل فہرست میں "وراثت کی تقسیم" کا مسئلہ بہت نمایاں اور بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

میراث کی تقسیم اہم ترین فریضہ ہے:

کسی شخص (مرد' عورت اور بچہ) کے انتقال کر جانے کے بعد اس کے مال میں اپنی مرضی سے تصرف کرنے کا اختیار کسی کو بھی حاصل نہیں رہتا' نہ ماں کو' نہ باپ کو' نہ بھائی کو' نہ بہن کو' نہ بیوی کو' نہ شوہر کو' بلکہ تجہیز و تکفین' قرض کی ادائیگی' جائز وصیت کی تنفیذ' پھر وارثین کے حقوق اس مال سے متعلق ہو جاتے ہیں' ان حقوق واجبہ کی ادائیگی اور اہل حقوق تک ان کے حقوق کا پہنچانا ایک اہم شرعی فریضہ ہے' اس لئے کسی مستند اور ماہر عالم یا مفتی سے معلومات کر کے وراثت کا مال بلا تاخیر پہلی فرصت میں تقسیم کرنا انتہائی ضروری ہے اور جو لوگ اس مال پر قابض ہوں' انہیں اس طرف خصوصی توجہ کرنی چاہئے تاکہ دوسروں کے مال میں بے جا تصرف اور کسی کی حق تلفی کے وبال سے محفوظ رہیں۔ یہ ایسا اہم فریضہ ہے کہ اس کی فرضیت کا انکار کرنا کفر ہے اور ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا گناہ کبیرہ اور ظلم عظیم ہے' کیونکہ وراثت کے مال کو اسلامی تعلیم اور شرعی اصول کے مطابق تقسیم نہ کرنے سے بہت ساری برائیاں جنم لیتی ہیں اور بہت سارے نقصانات سامنے آتے ہیں۔

پہلا نقصان:

ترکہ کی زمین' جائیداد اور مال و دولت پر جس کا قبضہ ہوتا ہے' وہ اپنے اختیار سے اس میں تصرفات کرتا ہے' لین دین' خرچ و اخراجات میں اپنے آپ کو مختار کل سمجھتا ہے' دوسرے وارثین اور مستحقین کی حق تلفی ہوتی رہتی ہے اور اگر بالفرض حق تلفی نہ بھی ہو تو بھی عموماً رنجش و اختلاف کی نوبت آ ہی جاتی ہے کیونکہ جب کسی کی خواہش یا ضرورت پوری نہیں ہوتی تو وہ دوسرے کو بالخصوص بااختیار شرکاء کو اس کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے اور حق تلفی کا احساس کر کے شکوے شکایت شروع کر دیتا ہے' جس سے آپس کے تعلقات کشیدہ ہوتے ہیں' تلخیاں پیدا ہوتی ہیں' لڑنے جھگڑنے تک کی نوبت آ جاتی ہے بلکہ کبھی کبھی انتہائی بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں' آخرکار یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد تقسیم ہوتی ہے:

"ہر چہ دانا کند کند ناداں و لے بعد از خرابی بسیار"

یعنی عقل مند آدمی جو کام کرتا ہے' بے وقوف بھی وہی کرتا ہے لیکن بڑی بربادیوں کے بعد۔

یہی کام جو بعد از خرابی بسیار کیا جاتا ہے' دانشمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ خوشگوار حالات میں ہی کر لیا جائے تاکہ شریعت کی' اللہ و رسول کی بات بھی رہ جائے اور دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامنا بھی نہ کرنا پڑے۔

دوسرا نقصان:

وراثت تقسیم نہ ہونے کی صورت میں بہت سے ورثاء حصہ دار اپنے حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں اور انہیں مرضی کے مطابق اپنے حصہ میں تصرف کرنے کا ان کو اختیار نہیں مل پاتا' بالخصوص میت کی لڑکیاں ضرور اس ظلم عظیم کا شکار ہو جاتی ہیں' کیونکہ وہ اپنے آبائی وطن' بھائی' بہن اور خاندانی مرد و زن سے فطری و طبعی محبت کی بنیاد پر تعلقات' آمد و رفت' لین دین اور رشتوں کو باقی رکھنا چاہتی ہیں جبکہ معاشرے میں لڑکیوں کو وراثت دینے لینے کا دستور نہ ہونے کی وجہ سے اسے معیوب سمجھا جاتا ہے اور مطالبہ کرنے والی لڑکیوں کو ٹیڑھی' ترچھی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے' بے مروتی کا طعنہ دیا جاتا ہے اور جو لڑکی وراثت لے لیتی ہے' اس کے ساتھ پہلے جیسا لین دین' پہلے جیسا سلوک و برتاؤ اور پہلی جیسی مروت و محبت نہیں برتی جاتی' اس لئے اس عرفی دباؤ کی وجہ سے ضرورت مند ہونے کے باوجود لڑکیاں اپنے حق شرعی سے دستبردار رہنے میں ہی عافیت محسوس کرتی ہیں۔ اس لئے ان کا حق ان کو زبردستی دینا چاہئے' جو لوگ ان کے حقوق سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں وہ اپنی ہی نہیں نسلوں کی آخرت برباد کرتے ہیں' خود زندگی بھر مال حرام سے محظوظ و مستفید ہوتے رہتے ہیں' خبیث و ناپاک غذا سے پیٹ بھرتے رہتے ہیں اور مرنے کے بعد اولاد اور نسلوں کے لئے بھی حرام خوری کے اسباب مہیا کر جاتے ہیں' کیونکہ لڑکیوں کی یہ دستبرداری و کنارہ کشی معتبر نہیں ہے اور اللہ و رسول کی نظر میں اس کا استعمال دوسرے لوگوں کے لئے حلال نہیں ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

خبردار! ظلم مت کرو' خبردار کسی کا مال دل کی رضا مندی کے بغیر حلال نہیں ہوتا ہے'

لڑکیوں اور بچوں کو وراثت سے محروم کرنا منافقین کا طور طریقہ ہے' اہل اسلام کو اس سے بچنا چاہئے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ منافقین عورتوں اور چھوٹے بچوں کے لئے میراث میں سے کوئی حصہ نہیں نکالتے تھے۔ (درمنثور ۲/۱۲۸)

مال حرام کے غیر محدود نقصانات:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں وہ جسم داخل نہ ہوگا' جس کو حرام غذا دی گئی ہو۔ (مشکوٰۃ ۲۴۳) اور اگر حرام مال سے زکوٰۃ وصدقہ دیا جائے یا نماز روزہ اور حج میں خرچ کیا جائے تو وہ قبول نہیں ہوتا' کیونکہ حدیث پاک جس کا ترجمہ یہ ہے:

"اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (حلال) ہی کو قبول فرماتا ہے۔"

ساتوں زمینوں کا طوق:

میت نے اگر زمین' جائیداد چھوڑی ہے اور شرعی طریقہ پر اس کی تقسیم نہیں کی گئی بلکہ ورثاء کی حق تلفی کی گئی تو اس زمین جائیداد کے ہڑپ کرنے والے کو مرنے کے بعد برزخ میں زمین کی کھدائی کے انتہائی پر مشقت اور صبر آزما کام پر لگادیا جائے گا' اس طرح وہ مسلسل عذاب قبر میں مبتلا رہے گا اور قیامت تک اس سے نجات نہیں پاسکے گا' پھر محشر میں ذلت ورسوائی کی ایسی حالت میں آئے گا کہ سات زمینوں کا ہالہ نما طوق اس کے گلے میں پڑا ہوا ہوگا' جس کا بوجھ یقیناً خون کے آنسو رلائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ناحق کچھ زمین لی' اس کو سزا دی جائے گی کہ اس (ظلم سے لی گئی زمین) کی مٹی میدان حشر تک اٹھا کر لے جائے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنی زمین ناحق دبائی ہے اس کو ساتویں زمین کے نیچے تک کھودنا پڑے گا اور پھر اس کو اٹھا کر میدان حشر تک لے جانا ہوگا' بعد ازاں اس کے گلے میں ڈالی جائے گی اور فیصلہ ہونے تک گلے میں رہے گی۔ خدا محفوظ رکھے۔ (غصب المیراث)

اس ظلم عظیم سے نجات کی فکر کیجئے:

حضرت مولانا عبدالکریم تحریر فرماتے ہیں کہ سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس ظلم عظیم کو ترک کردیں اور موافق شریعت ترکہ تقسیم کیا کریں' نیز جن حقداروں کے حقوق اب تک دبے ہوئے ہیں' ان کے حقوق بھی دیئے جائیں' جہاں تک شرعی قواعد سے تحقیق ہوسکے وہاں تک تحقیق کرنا اور دینا ضروری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہنوں کو تو دیدیں گے لیکن پھوپھی اور والد کی پھوپھی کا حق تو باپ دادا نے دبایا ہے' ہم سے اس کا مواخذہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ان لوگوں کو خیال کرنا چاہئے کہ جس طرح کسی کا حق دبانا حرام ہے' خواہ معاوضہ میں آئے خواہ وراثت یا ہبہ میں ملے پس جس طرح والد کے ترکے میں سے بہن وغیرہ کا حصہ دینا ضروری ہے' اسی طرح دادا کے ترکہ میں سے پھوپھی وغیرہ اور پردادا کے ترکہ میں سے والد کی پھوپھی وغیرہ وارثان شرعیہ کو دینا ضروری ہے اور جس طرح بھی ہوسکے اس فرض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرنی چاہئے خواہ اس فرض کی ادائیگی کے لئے جائیداد ہی فروخت کرنی پڑے۔

اف یہ بہانے بازیاں' خدا کی پناہ:

یہ مسئلہ شرعی نقطہ نظر اور اخروی و دنیوی مفادات کے پیش نظر جس قدر اہمیت ونزاکت کا حامل ہے' افسوس کہ امت مرحومہ اس کی طرف سے اتنی ہی زیادہ غفلت ولا پرواہی برت رہی ہے اور بہت سے دیندار کہلانے والے لوگ بھی خیر خواہی و ہمدردی کے حسین عنوان پر طرح طرح کے حیلے بہانوں سے دانستہ یا نادانستہ طور پر اس حکم ربی کو مٹانے کے درپے ہیں' چنانچہ کہیں "اتحاد و یکجہتی" کے عنوان سے' کہیں یتیموں کی سرپرستی کے حیلہ سے' کہیں بیوہ کی ہمدردی کے بہانے تقسیم وراثت کو ملتوی کردیا جاتا ہے اور کہیں والدین میں سے "کسی ایک کی خدمت" کے عنوان سے' کہیں بھائی بہن کی شادی کی خاطر تقسیم وراثت کو ٹال دیا جاتا ہے' حد یہ کہ بعض جاہل "جہیز کو میراث کا بدل" قرار دے کر یکسر نظر انداز کردیتے ہیں' اور بعض لوگ جو دینداری کے مدعی ہیں' وہ کہتے ہیں کہ ہماری بہن وغیرہ تو لیتی نہیں' اس نے معاف کردیا' لیکن یہ تاویل صحیح نہیں ہے' کیونکہ اولاً تو وہ لینے میں بدنامی سمجھتی ہے (یعنی سماج اور سوسائٹی کے دباؤ کی وجہ سے لینے کی ہمت نہیں کرتی ہے' بدرجہ مجبوری معاف کرتی ہے) اور جب تک خوشی سے معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا' جیسا کہ "الا لا یحل مال امرئ الا بطیب نفس منہ" سے واضح ہے' دوسرے یہ کہ اگر کوئی خوشی سے اپنے حصہ سے دستبردار ہوجائے تو بھی ترکہ کی معافی کی کوئی اصل اور ثبوت نہیں (مستفاد از غصب المیراث) سوچنے کی بات ہے کہ جو عورت اپنی سسرال میں ایک ایک انچ کے لئے اور معمولی معمولی چیزوں میں حصہ لینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہے' شوہر کو اور بچوں کو اس کے لئے اکساتی ہے' وہ میکے سے ملنے والے حق کے لئے اتنی فیاض کیوں کر ہوسکتی ہے؟ یقیناً کوئی مجبوری اس کے سامنے ہے اور مجبوری کے ساتھ جو معافی ہو دیا ہوا اس کا کوئی اعتبار نہیں' اس لئے مرنے والے کے ترکہ اور میراث کو پہلی فرصت میں تقسیم کرنا بےحد ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور مذہب پر عمل کرنے کی کامل توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆.........☆☆

پاسپورٹ اور عالمی معیار

پروفیسر محمد شعیب گنگوہی

ہمارے موجودہ حکمرانوں کے نزدیک پاکستان کی ترقی‘ خوشحالی اور بقا روشن خیالی میں مضمر ہے۔ اس لئے پہلے ’’سب سے پہلے پاکستان‘‘ کا نعرہ لگا کر پاکستان کو ملت اسلامیہ سے الگ تھلگ کرلیا اور اب قومی مفاد کے پیش نظر سب کچھ قربان کرنے کے لئے پیش پیش ہیں۔ اپنے ذاتی روشن مستقبل کی خاطر اپنے ہی محب وطن شہریوں کو اسلام پسندی کے جرم میں دہشت گرد بنا کر آپریشن شروع کر رکھے ہیں‘ محب وطن قبائل کو تہہ تیغ کرنے کے لئے بندوقیں تانی ہوئی ہیں۔ ملکی سرحدات کی محافظ افواج کو اپنے ہی بھائیوں کے خلاف نبرد آزما کر رکھا ہے۔ اپنے ملک کے محسن ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ’’ملکی مفاد‘‘ میں قید کر رکھا ہے۔ ’’عظیم تر ملکی مفاد‘‘ میں نوجوان نسل کو عالمی معیار کے مطابق لانے کے لئے تعلیمی نصاب میں رد و بدل اور اسے آغا خان بورڈ کے حوالہ کیا جارہا ہے۔ ’’پاکستان کے وسیع تر مفاد‘‘ کی خاطر داڑھی‘ حجاب‘ اور پگڑی کا کھلے عام مذاق اڑایا جارہا ہے کیونکہ ہم نے دنیا کے سامنے اپنے آپ کو روشن خیال ظاہر کرنا ہے۔ اس عالمی مقصد کے حصول کے لئے ہمیں اپنے اسلاف‘ آباؤ اجداد کی تمام روایات اور سرمائے سے ہاتھ دھونا پڑیں تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

امریکی آقاؤں کی خوشنودی میں ہم دیوانہ وار اپنے اسلامی ورثہ کا خون کر رہے ہیں اور نجانے اپنے آپ کو سیکولر اور لبرل ثابت کرنے کے لئے مزید کتنی قربانیاں دینی پڑیں گی‘ اور اب پاسپورٹ کو عالمی معیار کے مطابق لانے کے لئے مذہب کے خانہ کو بھینٹ چڑھایا جارہا ہے۔

کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حذف کیا گیا ہے۔ کیا یک ۲۵ سال گزرنے کے بعد یہ مذہب کا خانہ کیسے یاد آگیا؟ کیا یہ خانہ معاشی و اقتصادی ترقی میں رکاوٹ ڈال رہا تھا یا اس کا بھی کوئی اور پس منظر ہے؟

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مکارانہ جھوٹے دعوائے نبوت کے خلاف سو سال سے زائد عرصہ پر محیط جدوجہد کی۔ پاکستان بن جانے کے بعد قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی یورش کے سامنے اپنے خون سے بند باندھے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت جو کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سرکردگی میں چلائی گئی اس میں تقریباً دس ہزار فدایان رسالت مآب ﷺ نے اپنے سینوں پر گولیاں کھا کر ختم نبوت کا پرچم بلند رکھا اور پھر ۱۹۷۴ء کی تحریک حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں بھرپور انداز سے چلی جس کے نتیجے میں مرزائی ایک آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار پائے اور یہ تاریخی فیصلہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر پارلیمنٹ نے کیا اور اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اس فیصلہ پر اپنے دستخط ثبت کئے اور آئینی تقاضے کو پورا کرتے ہوئے جنرل ضیاء الحق کے دور سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔

چونکہ قادیانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے حرمین شریفین چلے جاتے تھے اور مسلمانوں جیسے ناموں اور اسلام کے دعویٰ کی وجہ سے بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے تھے اور انہیں قادیانیت کے چنگل میں پھانستے تھے‘ اس وجہ ہی شاہ فیصل مرحوم نے قادیانیوں کا حدود حرمین شریفین میں داخلہ شرعی اور قرآنی احکامات کی روشنی میں بند کردیا تھا۔

اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں کفار و مشرکین کو ان کے غلیظ اور گندے عقائد کی بنا پر نجس

قرار دیا ہے اور اسی وجہ سے ان کے وجود کو مساجد اور حرمین سے دور رکھنے کا حکم دیا ہے:

"اے ایمان والو! مشرکین نجس ہیں' پس مسجد حرام کے قریب نہ جائیں اس سال کے بعد۔"

اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر کفار و مشرکین کا داخلہ حرم پاک میں ممنوع قرار دیدیا' جبکہ قادیانیت کے پیروکار منافقانہ طور پر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کلمہ تو "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہی پڑھتے ہیں' لیکن کلمہ میں "محمد" سے مراد (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کو لیتے ہیں' جبکہ قادیانی اخبار البدر قادیان ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں ان کا عقیدہ ان اشعار سے واضح ہے:

"محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں"

قادیانی کفار و مشرکین کی صف میں بدترین کافر (بلکہ زندیق و مرتد) ہیں' ان کے ناپاک قدموں کو بیت اللہ اور مسجد نبویؐ سے روکنے کی خاطر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا ہونا از حد ضروری ہے' کیونکہ قادیانی گروہ نے ۱۹۷۴ء کی غیر مسلم اقلیت کی آئینی ترمیم کو تسلیم کرنے سے انکار کرکے بغاوت کا ارتکاب کیا اور اپنے آپ کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہنے پر بضد ہیں' جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب "آئینہ صداقت" کے صفحہ ۳۵ پر پوری ملت اسلامیہ کو کافر قرار دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۲۷ پر لکھتا ہے:

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری جماعت میں داخل نہیں ہوگا' وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔"

الغرض مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اعظم کی کون کون سی خرافات اور کفریہ نظریات پر گفتگو کی جائے' ایسے انگریز کے خود کاشتہ پودے کو ہمارے ملک میں پھلنے پھولنے کا موقع دیا جانا اسلام دشمنی نہیں تو اور کیا ہے؟

گزشتہ ستاون برسوں میں قادیانیوں نے کئی بار ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپنے اور ہمارے دین کو نقصان عظیم پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔ اس لئے ہماری تاریخ' ہمارے آئین کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کرکے قادیانیوں کو ساری دنیا کے سامنے بے نقاب کردیں۔ ہم نے یہ ملک کلمہ طیبہ اور دو قومی نظریہ کی بنیاد پر حاصل کیا ہے' ہماری شناخت ہی اسلام ہے' اور کیوں نہ ہو؟ ہمارے رب نے خود فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔

آج پاسپورٹ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے عمل کے دوران مذہب کے خانہ کو ختم کرنے پر صدائے احتجاج بلند کرنے والے مسلمانان پاکستان کو ہدف تنقید بنایا جارہا ہے اور حکمران جماعت کے سربراہ اور دیگر لیڈروں کے متضاد بیانات آرہے ہیں' عملاً کوئی اقدام نہیں اٹھایا گیا۔

مسلم لیگ (ق) کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا تھا کہ ملک کو دہریت کی طرف لے جانے کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کردیا جائے گا اور اسی قسم کے اعلانات و جذبات کا اظہار وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے بھی کیا جبکہ حکمران جماعت کے نائب صدر اور میڈیا کمیٹی کے چیئرمین سید کبیر علی واسطی نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر قائم ہی نہیں کیا گیا بلکہ پاکستانی عوام کے معاشی و سیاسی حقوق کے حصول کے لئے بنایا گیا تھا اور مذہب کا خانہ دور غلامی کی یادگار ہے' پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی کوئی ضرورت نہیں اور اسی طرح کے بیانات وزیر مملکت برائے داخلہ ڈاکٹر وسیم شہزاد نے سینٹ میں دیئے کہ اگر مذہب کا خانہ حذف ہوا تو اس سے کون سی قیامت آگئی؟ سعودی عرب' ملائیشیا اور انڈونیشیا کے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ نہیں ہے اور اب پاسپورٹ انٹرنیشنل معیار کا بنایا جارہا ہے وغیرہ اور وزیر

داخلہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ نے تو صاف صاف انکار کر دیا کہ مذہب کے خانہ کا اضافہ نہیں ہوسکتا۔ اس قسم کے بیانات ہمارے حکمرانوں نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے اور روشن خیالی کے اظہار میں دیئے ہیں۔

مسلمانان پاکستان مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ انتہائی حساس اور ایمان سے تعلق رکھتا ہے۔ مسلمان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور مقام کے تحفظ کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینا جانتے ہیں۔ حکمران مادر پدر آزاد اوباش معاشرہ کے معیار کے مطابق مسلمانان پاکستان کو چلنے پر مجبور کیوں کرتے ہیں؟ مغربی ممالک میں تو ولدیت کے خانہ میں باپ کے نام کا بھی اندراج نہیں ہوتا' کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ ان کا باپ کون ہے؟ کیا آپ پاکستان میں بھی دفعتاً یہی عالمی معیار قائم کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ پاکستان کی نوجوان نسل کا اسی طرح خانہ خراب کرنا چاہتے ہیں جیسے یورپ کے اولڈ کیئر سینٹروں میں ماں باپ کے ساتھ حشر ہو رہا ہے؟ آج عالمی معیار پر پورا اترنے کی خاطر مذہب کے خانہ کو ختم کیا جا رہا ہے' تو کل اگر مسلمان ہونے پر اعتراض ہوا تو کیا ہم مسلمانی سے بھی دستبردار ہو جائیں گے؟

ایک عیسائی اپنی عیسائیت اور صلیب پر فخر کرتا ہے' سکھ اپنی کرپان و پگڑی پر ناز کرتا ہے' ہندو اپنی دھوتی اور تلک کو نہیں چھوڑتا تو ہم اپنے مذہب سے کیوں گھبرائیں؟

روزنامہ جنگ میں معروف کالم نگار عطاء الحق قاسمی نے لکھا ہے کہ امریکا میں ''محمد'' نام والے کو امریکی امیگریشن کا محکمہ زیادہ سوالات کا نشانہ بناتا ہے اور مشکوک انداز سے دیکھتا ہے' تو پھر کیا ہم عالمی معیار پر پورا اترنے کی خاطر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کا لاحقہ بھی اپنے ناموں سے حذف کر دیں گے؟

بہرحال پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ کسی عالمی معیار یا تکنیکی مسئلے کی وجہ سے حذف نہیں کیا گیا بلکہ یہ سب سوچی سمجھی منصوبہ بندی کا حصہ ہے۔

گیارہ ستمبر کے بعد سے ہم نے امریکا کے سامنے ناک رگڑنا شروع کی ہے۔ آج ہم ایک ایک کر کے اپنی قیمتی اثاثہ جات کو ضائع کر رہے ہیں' اور نہ جانے یہ پسپائی کا سلسلہ کہاں جا کر رکے گا؟

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تمام طبقہ ہائے فکر نے ملک میں اس حکومتی اقدام کے خلاف اپنی مذہبی و سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر یک زبان ہو کر مطالبہ کیا ہے کہ پاسپورٹ میں جس صفحہ پر مذہب کا خانہ پہلے موجود تھا' نئے مشین ریڈایبل پاسپورٹ کے اسی صفحہ پر مذہب کا خانہ بحال کیا جائے اور جن قوتوں نے یہ کھیل کھیلا ہے' ان سے اس نقصان کی نہ صرف ریکوری کی جائے بلکہ ان کو قرار واقعی سزا دے کر نشان عبرت بنایا جائے اور اس دوران جو پاسپورٹ مذہب کے خانہ کے بغیر جاری کئے گئے ہیں' ان کو کالعدم قرار دیا جائے اور انہیں واپس لے کر نئے پاسپورٹ جاری کئے جائیں۔

☆☆......☆☆

علماء پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی اہمیت اور قادیانی فتنہ کی سنگینی پر روشنی ڈالیں

ٹنڈو آدم (پ ر) علماء پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی پر روشنی ڈالیں۔ یہ فیصلہ علامہ احمد میاں حمادی کی زیر صدارت منعقدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک اجلاس میں کیا گیا جس میں مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا بشیر احمد' مفتی محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر مکی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا محمد علی صدیقی اور علامہ ابو طلحہ مدنی نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ ان رہنماؤں نے حکومت کی قادیانیت نوازی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا پابند بنایا جائے۔ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اپنے نبی کی عزت و ناموس پر حملہ برداشت نہیں کر سکتا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ کے ترجمان مفتی محمد طاہر مکی کے مطابق کراچی' حیدرآباد' کنری' میرپور خاص' جھڈو' بدین' دادو' نوابشاہ' سانگھڑ' لاڑکانہ' خیرپور' سکھر' جیکب آباد' گھوٹکی' ٹھل اور جیکب آباد سمیت سندھ بھر میں یوم احتجاج کے علاوہ مظاہرے کئے جائیں گے۔

اشتہارات کے نرخ

بیک ٹائٹل پورا صفحہ چار کلر	15000/=
اندرون بیک ٹائٹل پورا صفحہ	8000/=
عام صفحہ مکمل بلیک اینڈ وائٹ	5000/=
عام صفحہ نصف	2500/=
عام صفحہ چوتھائی	1200/=
سنگل کالم فی سینٹی میٹر	100/=

صدقہ کی فضیلت

حدیث شریف میں آتا ہے کہ وہ شخص عرش کے سائے کا مستحق ہوگا' جو اتنے خفیہ طریقہ سے صدقہ خیرات کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟

شریعت اسلامیہ نے اپنے ماننے والوں (امیر' غریب' ہر شخص) کو عمدہ تعلیمات اور واضح ہدایات سے نوازا ہے۔ حدیث شریف میں جہاں اہل ثروت اور مالدار اشخاص کو ضرورت مند حضرات کی ضرورتوں میں صدقہ وخیرات کرنے کی ترغیب ہے وہیں یہ بھی واضح انداز میں تعلیم دی گئی ہے کہ صدقہ اتنا خفیہ اور پوشیدہ طور پر ہونا چاہئے کہ متعلق اور دینے والے کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟

امت مسلمہ کے اہل خیر اور مالدار مومنین کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اعلیٰ تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے اور جب بھی کسی غریب' محتاج ضرورت مند کی پریشانی میں اس کا تعاون کرنے کی سعادت میسر آجائے تو اس انداز سے اس کا تعاون فرمائیں کہ زندگی بھر کسی کو اس احسان کے بارے میں پتہ نہ چلے اور یہ اعلیٰ تعلیم امت مسلمہ کے اہل خیر حضرات کو اس لئے دی گئی کہ بعض ضرورت مند ایسے ہوتے ہیں جو واقعتاً مجبور اور فاقہ مست ہوتے ہیں لیکن اپنی اس حالت کو کسی انسان پر ظاہر نہیں کرنا چاہتے اور اضطراری حالات میں اگر ظاہر بھی کردیا تو اس کو راز میں رکھنا چاہتے ہیں' اگر اس راز کا افشا ہوجائے تو تکلیف محسوس کرتے ہیں' اسی وجہ سے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے مالدار اور اہل ثروت حضرات کو اس زریں تعلیم سے نوازا کہ جب ایسے مواقع فراہم ہوجائیں تو پوری زندگی اپنے اس احسان کو راز میں رکھو' اگر اس انداز سے صدقہ و خیرات کرنے والے ہوگئے تو تمہیں اس دن جب

مولانا کلیم اللہ قاسمی

عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا' عرش کے سائے میں جگہ نصیب ہوگی اور ہر طرح کے آرام وراحت سے سرفراز کئے جاؤ گے۔

حدیث شریف میں خفیہ صدقہ کی ہی ترغیب دی گئی ہے' جبکہ بعض آیات اور احادیث میں بعض حالات میں اعلانیہ صدقہ کی بھی اجازت ہے لیکن بہتر اور اولیٰ یہی ہے کہ صدقہ خفیہ ہو جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''صدقات کو اگر تم ظاہر کرکے دو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر تم ان کو چپکے سے فقیروں کو دیدو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور حق تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ معاف کردیں گے اور اللہ جل شانہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔''

(سورۃ البقرہ:۲۷۱)

مذکورہ آیت کریمہ میں بظاہر فرض اور نفل سب صدقات شامل ہیں اور سب میں اخفاء ہی افضل ہے' اسی میں دینی مصلحت بھی ہے کہ ریا اور نمود وعجب وتکبر کا خطرہ نہیں رہتا' اور لینے والے کو بھی شرمندگی نہیں ہوتی اور دنیوی مصلحت بھی ہے کہ معطی اور منفق کے مال کی مقدار عام لوگوں پر ظاہر نہیں ہوتی' جس کی وجہ سے چوری' ڈکیتی وغیرہ جیسے حوادثات سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ اس آیت کریمہ میں اخفا کی افضلیت فی نفسہ ہے لیکن اگر کسی مقام پر کسی عارض اور ضرورت کی بنا پر صدقہ کو اعلانیہ اور اظہار کرکے دینا ضروری ہوجائے تو یہ افضلیت فی نفسہ کے منافی نہیں' مثلاً اگر کسی شخص کے بارے میں لوگ یہ کہنے لگیں کہ یہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' صدقات وخیرات نہیں کرتا تو ایسا شخص رفع تہمت کے لئے اعلانیہ صدقات دے سکتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی مقتداء ہو اور اس کے اعلانیہ صدقہ کرنے سے یہ امید ہو کہ دوسروں کو بھی اس کی اقتداء میں صدقات وخیرات کرنے کی توفیق ہوجائے گی تو ایسا شخص بھی اعلانیہ صدقہ کرے تو وہ بھی افضلیت فی نفسہ کے منافی

تلیں۔(مستفاد معارف القرآن)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''جو لوگ اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں رات دن پوشیدہ اور کھلم کھلا ان کے لئے ان کے رب کے پاس اس کا اجر وثواب ہے اور قیامت کے دن ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔''

(سورۂ بقرہ:۲۷۴)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے بیان فرمادیا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے عادی ہیں' تمام حالات و اوقات میں' رات میں اور دن میں' خفیہ اور اعلانیہ ہر طرح فی سبیل اللہ خرچ کرتے رہتے ہیں تو اس طرح خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ثواب ہے' بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ خرچ کیا جائے' نام ونمود مقصود نہ ہو' خفیہ خرچ کرنے کی فضیلت بھی اسی حد تک ہے کہ اعلانیہ خرچ کرنے کے لئے کوئی ضرورت داعی نہ ہو اور جہاں ایسی ضرورت ہو وہاں اعلانیہ خرچ کرنا ہی افضل ہے۔

روح المعانی میں بحوالہ ابن عساکر نقل کیا گیا ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے چالیس ہزار دینار اللہ کی راہ میں اس طرح خرچ کئے کہ دس ہزار دن میں' دس ہزار رات میں' دس ہزار خفیہ' دس ہزار اعلانیہ۔(معارف القرآن)

الغرض مذکورہ دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ اگر ریا ونمود' عجب وتکبر یا دیگر دنیوی نقصانات کا اندیشہ ہو تو صدقات وخیرات خفیہ دینا چاہئے تاکہ دنیوی نقصانات سے محفوظ رہیں اور آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل ہوں اور میدان محشر کی سخت دھوپ' تپش اور ہولناکی میں آرام و راحت کے ساتھ عرش کے سائے میں رہنا نصیب ہو۔

صدقات وخیرات خفیہ یا اعلانیہ کس طرح ادا کئے جائیں؟ اس کی اس مختصر تشریح اور تفصیل کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ وخیرات کرنے کے فضائل وفوائد بھی قارئین کی خدمت میں پیش کئے جائیں تاکہ اس عظیم عبادت کی ادائیگی کا جذبہ بیدار ہو اور ہم سب اپنے غریب محتاج' لاچار' مجبور اور کمزور بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہونے والے بن جائیں۔

سب سے پہلے قرآن کریم کی چند آیات کریمہ پر نظر ڈالیں' اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''جو لوگ اللہ کی راہ میں (یعنی امور خیر میں) اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں' ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت (عنداللہ) ایسی ہے' جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں (اور) ہر بال کے اندر سو دانے ہوں (اسی طرح خدا تعالیٰ ان کا ثواب سات سو حصہ تک بڑھاتا ہے) اور یہ افزونی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے (بقدر اس کے اخلاص ومشقت کے) عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے جاننے والے ہیں۔'' (سورۂ بقرہ:۲۶۱)

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں یعنی حج' جہاد' فقراء و مساکین اور بیواؤں' یتیموں پر خرچ کرتے ہیں یا بہ نیت امداد اپنے عزیزوں اور دوستوں پر' اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص ایک دانہ گیہوں کا عمدہ زمین میں بوئے' اس دانہ سے گیہوں کا ایک پودا نکلے' جس میں سات خوشے گیہوں کے پیدا ہوں اور ہر خوشے میں سو دانے ہوں' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دانہ سے سات سو دانے حاصل ہوگئے' معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کا اجر وثواب ایک پیسے کا سات سو تک پہنچتا ہے اور ایک پیسہ خرچ کرے تو سات سو پیسوں کا ثواب حاصل ہو سکتا ہے۔(معارف القرآن)

قبولیت صدقات کی تین شرائط:

قرآن حکیم نے اس مضمون کو بجائے مختصر اور صاف لفظوں میں بیان کرنے کے دانہ گندم کی مثال کی صورت میں بیان فرمایا' جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح کاشتکار ایک دانہ گندم سے سات سو دانے اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جب کہ یہ دانہ عمدہ ہو' خراب نہ ہو اور دانہ ڈالنے والا کاشتکار بھی کاشتکاری کے فن سے پوری طرح واقف ہو اور جس زمین میں ڈالے وہ بھی عمدہ زمین ہو کیونکہ ان میں سے اگر ایک چیز بھی کم ہوگی تو یہ دانہ ضائع ہو جائے گا' ایک دانہ بھی نہ نکلے گا یا پھر ایسا بار آور نہ ہوگا کہ ایک دانہ سے سات سو دانے بن جائیں۔ اسی طرح عام اعمال صالحہ اور خصوصاً انفاق فی سبیل اللہ کی مقبولیت اور زیادتی اجر کے لئے بھی یہی تین شرطیں ہیں کہ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے وہ پاک اور حلال ہو' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پاک اور حلال کے سوا کسی چیز کو قبول نہیں فرماتے۔

دوسرے خرچ کرنے والا بھی نیک اور صالح ہو' بدنیتی یا نام ونمود کے لئے خرچ کرنے والا اس ناواقف کاشتکار کی طرح ہے جو دانہ کو کسی ایسی جگہ ڈال دے کہ وہ ضائع ہو جائے۔

تیسرے جس پر خرچ کرے' وہ بھی مستحق ہو' کسی نااہل پر خرچ کرکے ضائع نہ کرے' اس طرح

س مثال سے اللہ کی راہ میں خرچ کی بہت بڑی فضیلت بھی معلوم ہوگئی اور ساتھ ہی اس کی شرطیں بھی کہ مال حلال خرچ کرے اور خرچ کرنے کا طریقہ بھی سنت کے مطابق ہو اور مستحقین کو تلاش کر کے ان پر خرچ کرے' محض جیب سے نکال ڈالنے سے یہ فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ (معارف القرآن)

قبولیت صدقہ کی خصوصی شرائط:

"جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (جن کو دیا ہے اس پر زبان سے) احسان جتلاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے اس کو) آزار اور تکلیف پہنچاتے ہیں' ان لوگوں کو ان (کے عمل) کا ثواب ملے گا ان کے پروردگار کے پاس (جاکر) اور نہ (قیامت کے دن) ان پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ یہ مغموم ہوں گے' مناسب بات کہہ دینا اور (اگر سائل بدتمیزی سے غصہ دلائے یا اصرار کر کے تنگ کرے تو) درگزر کرنا (ہزار درجہ) بہتر ہے ایسی خیرات (دینے) سے جس کے بعد آزار پہنچایا جائے اور اللہ تعالیٰ خود غنی حلیم ہیں' اے ایمان والو تم احسان جتلا کر یا ایذا پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو۔"

(سورۂ بقرہ: ۲۶۲، ۲۶۳)

مذکورہ آیات میں سے پہلی آیت میں صدقہ کے قبول ہونے کے لئے دو مزید شرطیں بیان کی گئی ہیں: ایک یہ کہ احسان نہ جتلائیں' دوسرے یہ کہ جس کو دیں اس کو عملاً ذلیل و خوار نہ سمجھیں اور نہ کوئی ایسا برتاؤ کریں جس سے وہ اپنی حقارت و ذلت محسوس کرے یا اس کو ایذا پہنچے۔

دوسری آیت میں بھی صدقات و خیرات کے اللہ کے نزدیک مقبول ہونے کی ان دو شرطوں کی مزید وضاحت کی گئی ہے' جن کا بیان اس سے پہلی آیت میں ہو چکا کہ مال اللہ کی راہ میں خرچ کر کے کسی پر احسان نہ جتلائیں' دوسرے یہ کہ جس کو دیں اس کے ساتھ کوئی ایسا برتاؤ نہ کریں' جس سے وہ اپنی ذلت و حقارت محسوس کرے یا جس سے اس کو ایذا پہنچے اور وضاحت اس طرح کی گئی کہ ناداری یا معذوری کی حالت میں سائل کے جواب میں کوئی معقول و مناسب عذر پیش کر دینا اور اگر سائل بدتمیزی سے غصہ دلائے تو اس سے درگزر کرنا ہزار درجے بہتر ہے ایسی خیرات دینے سے جس کے بعد اس کو ایذا پہنچائی جائے اور اللہ تعالیٰ خود غنی و حلیم ہیں' ان کو کسی کے مال کی حاجت نہیں' جو خرچ کرتا ہے اپنے نفع کے لئے کرتا ہے' تو ایک عاقل انسان کو خرچ کرنے کے وقت اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ میرا کسی پر احسان نہیں ہے' میں اپنے نفع کے لئے خرچ کر رہا ہوں اور اگر لوگوں کی طرف سے کوئی ناشکری بھی محسوس کرے تو اخلاق الٰہیہ کے تابع ہو کر عفو و درگزر سے کام لے۔

آیت میں اسی مضمون کو دوسرے عنوان سے اور بھی تاکید کے ساتھ اس طرح ارشاد فرمایا کہ اپنے صدقات کو برباد نہ کرو زبان سے احسان جتلا کر یا برتاؤ سے ایذا پہنچا کر۔

اس سے واضح ہو گیا کہ جس صدقہ و خیرات کے بعد احسان جتلانے یا مستحقین کو ایذا پہنچانے کی صورت ہو جائے وہ صدقہ باطل' کالعدم ہے' اس پر کوئی ثواب نہیں۔ (معارف القرآن)

قرآن کریم میں مذکورہ آیات مقدسہ کے علاوہ بھی بہت سی آیات ہیں' جن میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب و تلقین کی گئی ہے' مضمون کو طوالت سے بچاتے ہوئے ان چند آیات پر اکتفا کیا گیا ہے' اب احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں جن میں صدقہ کے فضائل اور فوائد کو واضح کیا گیا ہے۔

صدقہ کی ترغیب اور اس کی برکات:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بندے کو اللہ کا پیغام ہے کہ اے آدم کے فرزند! تو میرے ضرورت مند بندوں پر اپنی کمائی خرچ کر' میں اپنے خزانہ سے تجھ کو دیتا رہوں گا۔ (بخاری)

اس حدیث قدسی میں گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے کہ جو بندہ اس کے ضرورت مند بندوں کی ضرورتوں پر خرچ کرتا رہے گا' اس کو اللہ تعالیٰ کے خزانہ غیب سے ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کو یقین کی دولت سے نوازا ہے' ہم نے دیکھا کہ ان کا یہی معمول ہے اور ان کے ساتھ رب کریم کا بھی یہی معاملہ ہے' اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس یقین کا کوئی حصہ نصیب فرمائے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اللہ کے بھروسہ پر اس کی راہ میں کشادہ دستی سے خرچ کرتی رہو اور گنو مت (یعنی اس فکر میں نہ پڑو کہ میرے پاس کتنا ہے اور اس میں سے کتنا راہ خدا میں دوں) اگر تم اس کی راہ میں اس طرح حساب کر کے دوگی تو وہ بھی تمہیں حساب ہی سے دے گا (اور اگر بے حساب دوگی تو وہ بھی اپنی نعمتیں تم پر بے حساب ڈالے گا) اور دولت جوڑ جوڑ کے اور بند کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا (کہ رحمت اور برکت کے دروازے تم پر خدانخواستہ بند ہو جائیں گے) یہاں تھوڑا بہت جو کچھ

ہوسکے اور جس کی توفیق ملے راہ خدا میں کشادہ دستی سے دیتی رہو۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آدم کے فرزندو! اللہ کی دی ہوئی دولت جو اپنی ضرورت سے فاضل ہو اس کا راہ خدا میں صرف کردینا تمہارے لئے بہتر ہے اور اس کا روکنا تمہارے لئے بُرا ہے اور ہاں گزارے کے بقدر رکھنے پر کوئی ملامت نہیں اور سب سے پہلے ان پر خرچ کرو جن کی تم پر ذمہ داری ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

اس حدیث کا پیغام یہ ہے کہ آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ جو دولت وہ کمائے یا کسی ذریعہ سے اس کے پاس آئے اس میں سے اپنی زندگی کی ضرورت کے بقدر تو اپنے پاس رکھے باقی راہ خدا میں اس کے بندوں پر خرچ کرتا رہے اور اس میں پہلا حق ان لوگوں کا ہے جن کا اللہ نے اس کو ذمہ دار بنایا ہے اور جن کی کفالت اس کے ذمہ ہے مثلاً اس کے اہل و عیال اور حاجت مند قریبی اعزہ وغیرہ۔

جو راہ خدا میں خرچ کردیا جائے وہی باقی اور کام آنے والا ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری ذبح کی گئی (اور اس کا گوشت اللہ تقسیم کردیا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور) آپ نے دریافت فرمایا کہ بکری میں سے کیا باقی رہا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ صرف ایک دستی اس کی باقی رہی ہے (باقی سب ختم ہوگیا) آپ نے فرمایا کہ اس دست کے علاوہ جو راہ خدا میں تقسیم کردیا گیا دراصل وہی باقی ہے اور کام آنے والا ہے۔ (یعنی آخرت میں انشاء اللہ اس کا اجر ملے گا)۔ (ترمذی)

انفاق کے بارے میں اصحاب یقین وتوکل کی راہ:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میرے لئے بڑی خوشی کی بات یہ ہوگی کہ تین راتیں گزرنے سے پہلے اس کو راہ خدا میں خرچ کردوں اور میرے پاس اس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے سوائے اس کے کہ میں قرض ادا کرنے کے لئے اس میں سے کچھ بچالوں۔ (بخاری)

کشادہ دستی سے خرچ نہ کرنے والے خسارے میں:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت کعبہ کے سائے میں اور اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے آپ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ بڑے خسارے میں ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کون لوگ ہیں جو بڑے خسارے میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو بڑے دولت مند اور سرمایہ دار ہیں ان میں سے وہی لوگ خسارے سے محفوظ ہیں جو اپنے آگے پیچھے اور دائیں (ہر طرف خیر کے مصارف میں) اپنی دولت کشادہ دستی کے ساتھ صرف کرتے مگر دولت اور سرمایہ داروں میں ایسے بندے بہت کم ہیں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فقری زندگی اختیار کررکھی تھی اور ان کے مزاج اور طبیعت کے لحاظ سے یہی ان کے لئے بہتر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے اطمینان خاطر کے لئے بیان فرمایا کہ دولت مندی اور سرمایہ داری جو بظاہر بڑی نعمت ہے دراصل کڑی آزمائش بھی ہے اور صرف وہی بندے اس میں کامیاب ہوسکتے ہیں جو اس سے دل نہ لگائیں اور پوری کشادہ دستی کے ساتھ دولت کو خیر کے مصارف میں خرچ کریں جو ایسا نہ کریں گے وہ انجام کار بڑے خسارے میں رہیں گے۔

صدقہ کے خواص اور برکات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)

جس طرح دنیا کی مادی چیز جڑی بوٹیوں تک کے خواص اور اثرات ہوتے ہیں اسی طرح انسانوں کے اچھے بُرے اعمال اور اخلاق کے بھی خواص اور اثرات ہوتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس حدیث میں صدقہ کی دو خاصیتیں بیان کی گئی ہیں: ایک یہ کہ اگر بندے کی کسی بڑی لغزش اور معصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس کی طرف متوجہ ہو تو صدقہ اس غضب کو ٹھنڈا کردیتا ہے اور اس کی وجہ سے بندہ بجائے اللہ کے غضب اور ناراضی کے اس کی رضا اور رحمت کا مستحق بن جاتا ہے اور دوسری خاصیت یہ ہے کہ وہ بُری موت سے آدمی کو بچاتا ہے (یعنی صدقہ کی برکت سے اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے) دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اس طرح کی موت سے بچاتا ہے جس کو دنیا میں بُری موت سمجھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

☆☆..........☆☆

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

ملک گیر احتجاج کی رپورٹ

سرگودھا...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ماہانہ اجلاس حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی سرپرستی میں منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ حکومت مرزائیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے اور انہوں نے مرزائیوں کے کہنے پر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کر دیا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت پاسپورٹ میں فوراً مذہب کا خانہ بحال کرے اور مرزائیت کی پشت پناہی چھوڑ دے ورنہ حکومت کو خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مولانا نور محمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی پاکستان کے آئین کے مطابق غیر مسلم ہیں لہٰذا یہ سعودی عرب حرمین شریفین میں داخل نہیں ہو سکتے۔ حکومت نے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کر کے دوسرے الفاظ میں ان کو حرمین شریفین کی عزت کو مجروح کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ہم کسی صورت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مقامات مقدسہ کی توہین برداشت نہیں کریں گے اور ہر صورت میں باطل کا مقابلہ کریں گے۔ مولانا مفتی شاہد مسعود نے خطاب کے دوران بڑے جرأت مندانہ انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے ختم نبوت کے پروانوں کو آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے ثبوت میں قرآن کریم کی ایک سو آیات اور دو سو احادیث موجود ہیں۔ اس سے بڑی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے آخری نبی ہیں۔“ ان کے احکام مانے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ آخر میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے رقت آمیز دعا کرائی۔ اجلاس میں اسکولوں اور کالجوں کے تقریباً ڈھائی سو طلباء اور دینی مدارس کے طلباء نے شرکت کی۔ دریں اثناء گزشتہ دنوں دفتر ختم نبوت سرگودھا میں ایک ہنگامی میٹنگ ہوئی جس میں حکومت کی جانب سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو خارج کرنے کے فیصلے پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ یہ یہودی لابی کی خطرناک سازش ہے، جس میں مرزائیوں کو خوش کیا گیا ہے لیکن ہم کسی صورت میں ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ اجلاس میں تمام عہدیداران مفتی نور محمد، مفتی شاہد مسعود، اکمل چشتی، سہیل بٹ، محمد اسلام، محمد عمر دین، قاضی محمد اسد نے شرکت کی۔ سرگودھا کی دو سو مساجد میں مذہب کے خانے کی بحالی کے بارے میں قرارداد منظور کی گئی کہ حکومت اس المناک واقعہ کا فوراً نوٹس لے اور مذہب کا خانہ فی الفور بحال کرے۔

چناب نگر...... ۲۶/ جنوری کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مسلم کالونی چناب نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں خصوصی علماء وکلاء کنونشن منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کی۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز ٹھیک دو بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس اجلاس میں تحصیل چنیوٹ کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، وکلاء اور اخباری نمائندوں نے شرکت کی۔ شرکاء اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ و خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا عمر فاروق، مولانا عبدالحکیم، حافظ امان اللہ تونسوی، حافظ گلزار احمد، مولانا محمد یعقوب برہانی، لیاقت علی مغل وکیل، مولانا محمد یعقوب، مولانا فیض نذیر، مولانا مفتی محمد اقبال، مولانا احمد یار چاریاری، شیخ محمد نعیم ایڈووکیٹ، رائے احمد علی کھرل ایڈووکیٹ، صاحبزادہ مولانا ثناء اللہ، مولانا مسعود احمد سروری، مولانا محمد ایوب عزیزی، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا محمد مغیرہ، ملک عبدالرحمن ایڈووکیٹ، مولانا عبدالوارث، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد حسین چنیوٹی، قاری اللہ یار ارشد، مولانا ملک خلیل احمد، مولانا محمد فاروق، مولانا صفدر علی، مجاہد عمران علی فرخ، مولانا فیض احمد سلیمی، حافظ امان اللہ قیصر، مولانا خان عابد، مولانا عبدالحکیم، قاری واجد علی شیرازی، مولانا محمد مشتاق، قاری محمد ایوب چنیوٹی،

قاری محمد اسماعیل اور لیاقت علی مغل ایڈووکیٹ قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ قرب و جوار کے عوام الناس اور اپنے اپنے علاقہ کی سیاسی شخصیات جن میں ناظمین و نائب ناظمین حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں' خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔ کنونشن کا عنوان پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی تھا۔ شرکاء کنونشن نے پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج کے حکومتی فعل کو قادیانیت نوازی قرار دیا۔ اجلاس میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں اور امت مسلمہ اور اسلام کے خلاف ان کی شرانگیز سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ شرکاء اجلاس نے اس عہد کا برملا اظہار کیا کہ جس طرح ہمارے اکابرین سلف اسلام کی سربلندی و حضورؐ کی عزت و ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہر دور و ہر زمانے میں قربانی دیتے آئے ہیں' ہم بھی اسی طرح جان و مال کی قربانی پیش کریں گے۔ قادیانیت غیر مسلم اقوام کا منظم فتنہ ہے اور غیر مسلم اقوام اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل قادیانیت کے ذریعے کرنا چاہتی ہیں۔ موجودہ حالات میں حکومت کا پاسپورٹ میں سے مذہب کے خانے کو ختم کردینا غیر مسلم اقوام کی قادیانیت کے ذریعے مذموم مقاصد کی تکمیل ہے جو کہ اللہ اور رسولؐ کے ساتھ اعلان بغاوت اور امت مسلمہ کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی کہ علمائے کرام' عوام الناس کے ساتھ مل کر اس وقت تک تحریک چلائیں گے جب تک حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں کرتی۔ حکومت فی الفور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے' ورنہ حکومت کے قادیانیت نوازی کے اقدامات کے خلاف پیدا ہونے والا امت مسلمہ کا جوش و جذبہ کا سیلاب حکومت و فتنہ قادیانیت کو بہا کر لے جائے گا اور انشاء اللہ العزیز علمائے کرام اور عوام الناس اس مسئلے میں اپنے مطالبات تسلیم کرانے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

منڈی بہاؤالدین...... عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے گا۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری طور پر بحال کیا جائے۔ حکومت ٹال مٹول کی پالیسی ترک کرکے بغیر مذہب کے خانہ والے پاسپورٹ منسوخ کرکے امت مسلمہ کے اضطراب کو ختم کرے۔ ان خیالات کا اظہار تحفظ ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے زیر اہتمام عظیم الشان احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے کیا۔ مولانا نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف قادیانیت نوازی میں بہت ہی دور نکل چکے ہیں جو کہ خود حکومت کے لئے نقصان دہ ہے۔ نادارا کا ڈی جی مبینہ طور پر قادیانی ہے۔ سی بی آر کا چیئرمین ملک ریاض قادیانی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی مشیر تعلیم سعدیہ قادیانی ہے۔ ان کو فی الفور برطرف کیا جائے۔ نیز جلسے مولانا عبدالماجد شہیری' مولانا عبدالرشید عابد' مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی' جمعیت علماء پاکستان کے رہنما مولانا صغیر احمد جلالی' مولانا جمیل احمد صدیقی' جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا عبدالشکور' قاری عبدالواحد' جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے رہنما علامہ عنایت اللہ ربانی' قاری سیف اللہ اور جماعت اسلامی کے رہنما محترم عبدالرشید نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم آل پارٹیز ختم نبوت کی ہر کال پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ ہم اس کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ تمام علمائے کرام نے عہد کیا ہے کہ مذہب کے خانے کی بحالی تک تحریک جاری رہے گی۔ کانفرنس میں یہ قراردادیں منظور کی گئیں کہ قانون توہین رسالت میں کسی قسم کی ترمیم کی اجازت نہیں دی جاسکتی' قادیانیوں کو ۱۹۷۴ء کے آئین کی دوسری ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا لہٰذا ان کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے' ووٹر لسٹوں اور پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ فوری طور پر بحال کیا جائے' قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے' نظام تعلیم آغا خان بورڈ کے حوالے کرنا نامنظور ہے۔

فیصل آباد...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر دفاع سے مطالبہ کیا ہے کہ آئین پاکستان اور فوجداری قانون تعزیرات پاکستان کی خصوصی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت غیر مسلم قادیانیوں' مرزائیوں کی شناخت کے لئے نئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ کی بحالی کے لئے جلد از جلد وفاقی کابینہ کا اجلاس بلاکر جلد فیصلہ کیا جائے اور وفاقی کابینہ کی مقرر کردہ چھ رکنی کمیٹی سے بلاتاخیر رپورٹ طلب کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کا مسئلہ خالص دینی مسئلہ ہے۔ یہ ہرگز سیاسی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ قادیانی آئینی ترمیم کے مطابق خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے ان کے لئے الگ قانون موجود ہے جبکہ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر نہیں کرسکتے جس کی سزا تین سال قید بامشقت جرمانہ مقرر ہے اور وہ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے خانہ کعبہ اور مسجد نبویؐ میں داخل نہیں ہوسکتے۔ مقام افسوس ہے کہ حکومت جان بوجھ کر اس معاملہ میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے جبکہ طے شدہ مسئلہ کو چھیڑنے پر وزارت داخلہ کے

خلاف کارروائی کی جائے اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ دریں اثنا انہوں نے قادیانی جماعت چناب نگر اور ٹلفورڈ لندن کی طرف سے انٹرنیٹ پر فرضی مظالم کی من گھڑت رپورٹیں شائع کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے وفاقی وزیر آئی ٹی چیئرمین پمرا اور حساس ایجنسیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت کے سرکردہ رہنماؤں مرزا مسرور احمد قادیانی اور مرزا خورشید احمد قادیانی کے خلاف ان کی کردار کشی کے جرم میں مقدمات چلائے جائیں اور قادیانیوں کی جانب سے ان کے نام پر بنائی گئی ویب سائٹ کو بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال مئی میں بھی قادیانی جماعت نے اپنے اوپر ظلم کی من گھڑت داستانیں بنا کر انٹرنیٹ پر ۸۹ صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ جاری کی تھی جس میں مولوی فقیر محمد کے خلاف تین صفحات پر توہین آمیز مواد شائع کیا تھا' اس کے بعد پھر دو صفحات پر حکومت اور ساری دنیا کو دہائی دی گئی تھی کہ مولوی فقیر محمد کے ظلم سے بچایا جائے۔ انہوں نے قادیانی جماعت کو خبردار کیا کہ وہ ایسی گھٹیا غیر قانونی حرکتوں سے باز آ جائیں ورنہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کی "تاریخ محمودیت" انٹرنیٹ پر جاری کر دی جائے گی۔

گمبٹ..... ختم نبوت کا پرچم پوری دنیا میں سربلند ہے اور قادیانیوں کا زوال شروع ہو چکا ہے' اگر حکومت یہ خیال کرتی ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے سے دیگر مذاہب کے لوگوں کی حق تلفی ہو سکتی ہے تو یہ بات بالکل بے بنیاد ہے' محض قادیانی طبقہ اس کو پسند نہیں کرتا۔ ان خیالات کا اظہار مقامی مجلس کے شعبہ نشر و اشاعت کے انچارج عبداللطیف شیخ' جنرل سیکریٹری عبدالسمیع شیخ' جمعیت طلباء اسلام کے جنرل سیکریٹری حافظ عبدالصمد اور حافظ بشیر احمد نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج عالمی معیار پر پورا اترنے کی خاطر پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کو ختم کیا جا رہا ہے تو کل اگر مسلمان ہونے پر اعتراض ہوا تو کیا ہم اسلام سے دستبردار ہو جائیں گے؟ آخر میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ جہاں پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ پہلے موجود تھا مذہب کا خانہ دوبارہ اسی صفحہ پر بحال کیا جائے اور جن عناصر نے یہ کھیل کھیلا ہے' ان سے اس نقصان کی نہ صرف ریکوری کی جائے بلکہ ان کو قرار واقعی سخت سزا دے کر نشان عبرت بنایا جائے تاکہ آئندہ وہ ایسی جرأت نہ کر سکیں اور اس دوران جو ہزاروں پاسپورٹ بغیر مذہب کے خانہ کے جاری کئے گئے ہیں ان کو کالعدم قرار دیا جائے۔ دریں اثنا آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر سفیر ختم نبوت علامہ احمد میاں حمادی' مفتی محمد طاہر مکی' مولانا ابو حبیب الرحمٰن' مولانا محمد نذر عثمانی نے پاسپورٹ کے حوالے سے اندرون سندھ کے ہنگامی دورے کے دوران دفتر ختم نبوت گمبٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا عبدالواحد بروہی' جنرل سیکریٹری عبدالسمیع شیخ' پریس سیکریٹری عبداللطیف شیخ اور دیگر کارکنوں سے گفتگو اور پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کہا کہ حکومت کو شناختی کارڈ میں بھی مذہب کا خانہ شامل کرنا پڑے گا۔ پاکستان اسلام اور کلمہ کے نام پر بنایا گیا تھا اور قیامت تک اسی نام پر قائم رہے گا۔ قادیانی اکھنڈ بھارت کے حامی اور پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں مگر اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک کو توڑنے والوں کا خود کا منہ کالا ہوگا۔ علامہ حمادی نے کہا کہ پرویز مشرف ہوش کے ناخن لیں۔ پاکستان کے پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے بانی پاکستان محمد علی جناح کی نماز جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ مجھے اسلامی ملک کا کافر وزیر یا کافر ملک کا مسلم وزیر سمجھ لیں۔ علامہ حمادی نے کہا کہ قادیانی عوام مرزا غلام احمد قادیانی کو نعوذ باللہ محمد رسول اللہ سے بھی افضل سمجھتے ہیں اور مرزا کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ایسے ٹولے کو پرویز مشرف نے نوازنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کا نکالا جانا اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مسلمان بھوک پیاس یا مہنگائی تو برداشت کر سکتا ہے مگر ناموس رسالتؐ پر کوئی رعایت برداشت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا پاسپورٹ میں فوری طور پر مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ ہم نے سندھ بھر کے علمائے کرام سے رابطہ کیا ہے اور اس کے بعد سے لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔ حکومت نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے سے چھیڑ چھاڑ کی ہے۔ تحریک کے آغاز کے بعد اس کو پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ تو بحال کرنا ہی پڑے گا مگر اب اسے شناختی کارڈ میں بھی مذہب کا خانہ داخل کرنا پڑے گا۔ دریں اثنا مقامی جماعت کے صدر حکیم عبدالواحد' جنرل سیکریٹری عبدالسمیع شیخ' شعبہ نشر و اشاعت کے انچارج پروفیسر عبداللطیف شیخ' حافظ محمد عبدالصمد مدنی' حافظ عبدالقیوم اور انجینئر جاوید اصغر نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین ایمان ہے۔ علماء کرام کا وجود امت کے لئے رحمت ہے۔ ان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ مسئلہ ختم نبوت سے عوام کو آگاہ کریں۔ حکومت کو امن و امان قائم رکھنا ہے تو پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے احکامات جاری کرے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کر کے پاکستانی مسلمانوں کی اسلامی شناخت مٹنے سے بچائی جائے۔ حکمرانوں کو چاہئے کہ عقیدۂ ختم نبوت سے وفادار رہیں اور منکرین ختم نبوت کی مدد یا حوصلہ افزائی نہ

کریں ورنہ قیامت کے دن ذلت ورسوائی ہوگی۔ آخر میں صدر مملکت‘ وزیر اعظم‘ وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کرکے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کرکے مسلمانوں میں پھیلی ہوئی بے چینی دور کی جائے۔

ساہیوال..... مذہب اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آنے والے ملک کے کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ دوبارہ شامل کیا جائے۔ دینی و سیاسی جماعتیں تمام تر مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر حکومت کے اس غیر آئینی اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ نئے پاسپورٹوں سے مذہب کے خانہ کے اخراج جیسی سازشوں میں قادیانی گروہ کے ماسٹر پلان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ قاری عبدالجبار‘ محمد اسلم بھٹی‘ اور رانا عبدالشکور طاہر نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی اقدامات ملک کو سیکولر بنانے اور ملک کی نظریاتی اساس سے دستبردار ہونے کی غمازی کررہے ہیں۔ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں اور انہوں نے آئین میں اپنی متعینہ دستوری حیثیت کو تسلیم کرنے کی بجائے آئین سے بغاوت پرمبنی موقف اپنایا ہوا ہے۔ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ نکالنے کی وجہ سے عالمی سطح پر اسلام اور پاکستان کا وقار بُری طرح مجروح ہوا اور وفاقی حکومتی ارکان کا بیان کہ سعودی عرب کے پاسپورٹ میں بھی مذہب کا خانہ موجود نہیں‘ انتہائی مضحکہ خیز اور افسوسناک ہے‘ کیونکہ سعودی عرب سمیت تمام عرب ممالک میں سرے سے قادیانی فتنے کا وجود ہی نہیں ہے کہ وہاں کے پاسپورٹوں میں بھی مذہب کے خانے کا اندراج ہو۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو منتخب پارلیمنٹ نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اسی فیصلے کی روشنی میں پاسپورٹ فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ اور پاسپورٹوں کی کاپی میں مذہب کے خانے کا اندراج ضروری قرار پایا۔ قادیانی آج بھی آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم ہیں۔ کلیدی عہدوں اور حساس پوسٹوں پر فائز پانچ سو سے زائد قادیانیوں نے باقاعدہ لابنگ کرکے مذہب کا خانہ ختم کروایا تاکہ خفیہ منصوبے کے تحت تیس ہزار قادیانیوں کو حرمین شریفین میں داخل کیا جاسکے جو وہاں دہشت گردی کریں اور سعودی عرب کے اہم راز اور خفیہ مقامات کے نقشے چوری کرکے اپنے پروردہ امریکا و برطانیہ کی نمک حلالی کا حق ادا کریں۔ حکومت ہوش کے ناخن لے اور بروقت ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے فی الفور مذہب کا خانہ بحال کرے۔ اگر یہ خانہ بحال نہ کیا گیا تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے اور آنے والے حالات کسی بڑی تحریک کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ دریں اثنا جدید پاسپورٹوں میں مذہبی خانہ ختم کرنے کے خلاف اتحاد العلماء غازی آبادی چیچہ وطنی کے زیر اہتمام جامعہ فاروقیہ میں ۱۴/جنوری کو ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت علاقہ کی مشہور شخصیت مولانا اظہار الحق نے فرمائی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالباقی نے سر انجام دیئے۔ احتجاجی جلسہ سے مولانا مفتی محمد عثمان‘ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ خان حق نواز خان درانی‘ مولانا محمد اکرم ربانی‘ قاری محمد جاوید اقبال‘ مولانا الطاف الرحمن چشتی‘ مولانا محمد شفا رحیمی‘ محمد عثمان حیدر‘ بزم طلباء ختم نبوت کے محمد عرفان جھنگوی‘ عبداللطیف خالد اور احتجاجی جلسہ کے میزبان مولانا ظہور احمد نے خطاب کرتے ہوئے پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو نکالنے کے حکومتی اقدام کی پُرزور مذمت کی اور اس ناجائز اور غیر آئینی اقدام کو کھلی قادیانیت نوازی قرار دیا۔ تمام مقررین اور خطباء نے حکومت سے سخت احتجاج کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ مذہب کا خانہ فوری طور پر بحال کیا جائے اور جن قادیانیوں نے سازش کے ذریعہ یہ خانہ ختم کروایا ان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے اور بغیر مذہب کے خانہ کے پرنٹ شدہ تمام پاسپورٹوں کو منسوخ کیا جائے۔ دریں اثنا آل پارٹیز ختم نبوت کی اپیل پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل سمیت تمام دینی وسیاسی جماعتوں نے جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ کے سامنے جمعہ کی نماز کے بعد بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطالبہ کررہے تھے۔ دینی مدارس کے طلباء اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے مختلف قسم کے بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر حکومت کے خلاف سخت نعرے درج تھے۔ مظاہرے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی‘ مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ قاری زاہد اقبال‘ مولانا عبدالباقی‘ مولانا کفایت اللہ حنفی‘ متحدہ مجلس عمل کے حق نواز خان درانی‘ جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد عثمان‘ مولانا احمد ہاشمی اور دینی مدارس کے طلباء اور عوام نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کرکے پُرزور انداز میں حکومت سے قادیانیت نوازی ترک کرنے اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا مرکزی

جمعیت اہلحدیث کے زیر اہتمام پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کے اخراج کے خلاف جامع مسجد اہلحدیث گئوشالہ میں ایک احتجاجی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ میزبانی اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض معروف علاقائی رہنما حضرت مولانا محمد اکرم ربانی نے سرانجام دیئے۔ احتجاجی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری نے کہا کہ ہم نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا فتنہ قادیانیت کے خلاف تحریکی دور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اگر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ۱۹۴۹ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد نہ ڈالتے تو آج پورا ملک قادیانی اسٹیٹ بن چکا ہوتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ پاسپورٹ کے متعلق حکومت نے منافقانہ طرز عمل اختیار کیا ہوا ہے۔ مذہب کے خانہ کو بحال کرانا چوہدری شجاعت حسین اور اعجاز الحق کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ مذکورہ دونوں شخصیات کے اخباری بیانات اگر حقائق پر مبنی ہیں تو وہ فوراً مذہب کا خانہ بحال کیوں نہیں کرواتے جبکہ حکومت بھی ان کی جماعت مسلم لیگ (ق) کی ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مفتی محمد عثمان نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور اس کا تحفظ کرنا کسی ایک جماعت یا تنظیم کے ذمہ نہیں بلکہ ہر مسلمان پر ناموس رسالت کا تحفظ فرض ہے۔ متحدہ مجلس عمل کے رہنما خان حق نواز خان درانی نے کہا کہ جب تک پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اندراج نہیں ہوتا اس وقت تک کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تحریک جاری رہے گی۔ اس موقع پر چوہدری عبداللطیف خالد سمیت متعدد رہنماؤں نے خطاب کیا اور حکومت سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو داخل کرنے کا مطالبہ کیا۔ قبل ازیں کل جماعتی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عیدالاضحیٰ کے دن کو یوم دعا کے طور پر منایا گیا۔ بارش اور موسم خراب ہونے کے باعث بھی ضلع ساہیوال کی اہم عیدگاہوں کے سامنے وال چاکنگ کی گئی اور احتجاجی بینرز بھی آویزاں کئے گئے۔ جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچہ وطنی کے سامنے ایک زبردست احتجاجی مظاہرے کا بھی انعقاد کیا گیا۔ مظاہرے کی قیادت جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر مفتی محمد عثمان' خان حق نواز خان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا محمد یوسف نقشبندی' مولانا عبدالرشید سیال اور سرخ پوش احرار رہنما فرما رہے تھے۔ مظاہرین نے حکومت کی قادیانیت وعیسائیت نواز پالیسیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مذہب کا خانہ جلد بحال کیا جائے ورنہ ملک میں ہولناک کشیدگی اور تناؤ کی کیفیت جنم لے سکتی ہے۔ چیچہ وطنی کے معروف سماجی رہنما شیخ عبدالغنی کی دعا سے احتجاجی مظاہرہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد رحیمیہ میں منعقدہ اجلاس کے موقع پر جدید پاسپورٹوں سے مذہب کے خانہ کے خاتمہ کے حکومتی فیصلے کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت حاجی محمد ایوب نے کی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا کفایت اللہ حنفی' حافظ محمد اصغر عثمانی' قاری زاہد اقبال' جمعیت علماء اسلام کے مفتی عثمان غنی' ابوحنیفہ اکیڈمی کے پرنسپل مولانا عبدالباقی سمیت تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے دو سو سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ تمام جماعتوں نے مشترکہ اعلامیہ میں کہا کہ نئے بننے والے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا تو صدارتی ہاؤس کا زبردست گھیراؤ کیا جائے گا' جس کے لئے مرکزی قائدین کی کال کا انتظار ہے۔ چند نام نہاد این جی اوز اور بین الاقوامی سیکولر لابیوں کے غیر اسلامی مطالبات کو تسلیم کرکے اسلامیان پاکستان کے مذہبی و نظریاتی حقوق سلب کئے جا رہے ہیں۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ ملک کی داخلہ و خارجہ پالیسیوں پر قادیانیت نوازوں کی اجارہ داری قائم ہے۔ مذہب کے خانہ کے خاتمہ میں قادیانی خفیہ ماسٹر پلان اور سیکولر مائنڈ کے مالک افراد کے ہاتھ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے حکمران ملک کی نظریاتی اساس کے خاتمہ کے لئے امریکی و قادیانی ایجنڈے کی تکمیل کر رہے ہیں۔ ہم نے مذہب کے خانہ کی بابت صدر' وزیر اعظم' وزیر داخلہ اور اعلیٰ حکام سمیت تمام متعلقہ اداروں کو بذریعہ کانفرنس' جلسے' جلوس' احتجاجی مظاہرہ' ڈاک اور اخباری احتجاج تمام صورتحال سے آگاہ کر دیا ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام حکومت کے اس غیر آئینی اقدام کے خلاف مسلسل احتجاج کر رہے ہیں جبکہ حکومت قانون کے دائرے میں ہونے والے اس پرامن اور اصولی احتجاج اور انتہائی جائز دینی مطالبے کو نظر انداز کرکے عوام میں اشتعال پھیلانے کا سبب بن رہی ہے۔ مشترکہ اعلامیہ میں مطالبہ کیا گیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور دوبارہ بحال کیا جائے اور جس لابی نے لابنگ کرکے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کئے ہیں' اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر ۱۰

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہو گیا' آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا' خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

''عن ابی هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قول الله عزوجل واذا اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنک ومن نوح الاية قال كنت اول النبيين فى الخلق وآخرهم فى البعث.'' (کنزالعمال ص۱۳ ج۶)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت: ''واذا اخذنا من النبيين ميثاقهم'' کی تفسیر میں فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں باعتبار خلقت اصل کے تو پہلا نبی ہوں اور بعثت میں سب سے آخر میں ہوں۔

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے:''هو الذى ارسل رسوله بالهدىٰ ودين الحق ليظهره على الدين كله.''

(روحانی خزائن ص۱۰۳ ج۱۹ اعجاز احمدی ص۹)

''خدا وہ خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۶)

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے